

Shia Ahle Haq Hain

معاویہ کا مولا علی (ع) کو گالیاں دینا

بنی امیہ کے حامی ناصبی حضرات کہتے ہیں کسی صحابی کے غلط کاموں کو بیان کرنا کفر، اور ان پر تنقید کرنا کفر ہے اور اسی لیے شیعہ کافر۔ اگر کفر کا معیار واقعی کسی صحابی پر تنقید کرنا ہی ہے تو پھر سب سے بڑے کافر بنی امیہ ہوئے جو عرصہ دراز تک صحابی علی ابن ابی طالب اور اہلبیت علیہم السلام پر گالیوں کی بوچھاڑ کرتے رہے۔ مگر ناصبی حضرات اپنی منافقانہ روش دیکھیں کہ بجائے بنی امیہ پر کفر کے فتوے لگانے کے انہوں نے بنی امیہ کو خلفاء معاویہ و یزید و مروان بن حکم وغیرہ کو ”رضی اللہ عنہ“ اور ”امیر المومنین“ بنا رکھا ہے۔ آئیے اللہ کے نام سے شروع کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں ذیل میں بنی امیہ کے کفر کے ثبوت۔

ثبوت نمبر 1:

صحیح مسلم کی روایت ملاحظہ ہو:

عن عامر بن سعد بن أبي وقاص، عن أبيه، قال أمر معاوية بن أبي سفيان سدا فقال ما منعك أن تسب أبا التراب فقال أما ما ذكرت ثلاثا قالهن له رسول الله صلى الله عليه وسلم فلن

[Visit Our Blog](#)

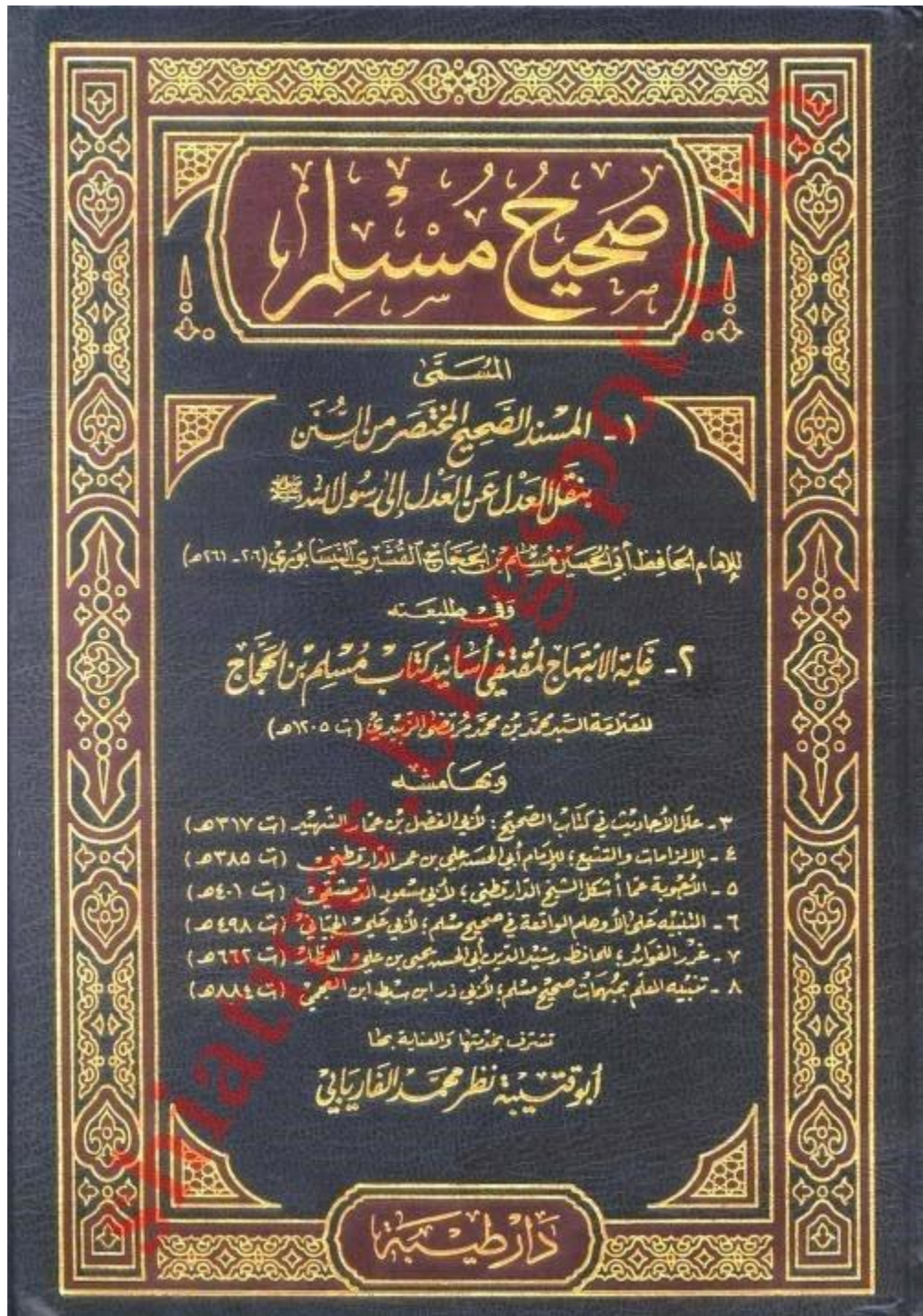
Shia Ahle Haq Hain

أسبه لأن تكون لي واحدة منهم ---
جب معاویہ نے سعد کو گورنر بنایا تو سعد کو حکم دیا اور کہا کہ تمہیں کس چیز نے روکا ہے کہ
تم ابو تراب [یعنی علی ابن ابی طالب] پر سب نہ کرو۔ اس پر سعد نے کہا میں نے رسول
ص سے علی کے متعلق تین ایسی باتیں سنی ہیں کہ جس کے بعد میں کبھی علی پر سب نہیں
کہہ سکتا۔۔۔

صحیح مسلم، کتاب الفضائل الصحابہ، باب من فضائل علی بن ابی طالب

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain



Visit Our Blog

٣٢- (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ (وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ) قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ (وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ) عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَمَرَ مُعَاوِيَةُ ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا التَّرَابِ؟ فَقَالَ: أَمَا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَنْ أُسَبَّهُ، لِأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةً مِنْهُنَّ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ خَيْرِ النَّعَمِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَهُ، خَلْفَهُ^(١) فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلَفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا بُدَّؤَ بَعْدِي». وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ» قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: «ادْعُوا لِي عَلِيًّا» فَأَتَيْتُ بِهِ أَرْمَدَ، فَبَصَّقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ. وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَعْبُدْكُمْ وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ [آل عمران: ٦١]. دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: «اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي». [خ ٣٧٠٦].

(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى».

٣٣- (٢٤٠٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي) عَنْ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ». قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ: مَا أَخْبَيْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، قَالَ: فَتَسَاوَرَتْ لَهَا رَجَاءً أَنْ أُدْعَى لَهَا، قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا. وَقَالَ: «امْسِ، وَلَا تَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ». قَالَ: فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ. فَصَرَخَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى مَاذَا أَقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ: «قَاتِلُهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ، إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ».

٣٤- (٢٤٠٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ) عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ، ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ (وَاللَّفْظُ هَذَا). حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ) عَنْ أَبِي حَازِمٍ، أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: «لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ» قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ^(٢) لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا. قَالَ: فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ عَدُّوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ: «أَيْنَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟» فَقَالُوا: هُوَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ. قَالَ: فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ، فَأَتَيْتُ بِهِ، فَبَصَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ. حَتَّى كَانُ

(٢) فِي (خ) «يَذْكُرُونَ لَيْلَتَهُمْ».

(١) فِي (خ) «وَقَدْ خَلْفَهُ»، وَكَذَا فِي (خ) «وُخْلَفَهُ».

Shia Ahle Haq Hain

بعض نواصب نہ اپنے ملک کی معتبر ترین کتاب میں موجود اس روایت سے بے حد پریشان ہوئے ہیں کیونکہ ان کے خود ساختہ عقیدہ کے مطابق صحابہ کو برا بھلا کہنا کفر ہے لیکن اس روایت میں نواصب کا پیشوا خود ایسے شخص کو گالیاں دیے کا حکم دے رہا ہے جو نواصب کے مذہب کا چہیتا خلیفہ راشد ہے۔ اس پریشانی سے نکلنے کی غرض سے ایک عجیب بہانہ تلاش کیا گیا۔ یعنی اس روایت سے خلاف حقیقت مطلب اخذ کرنا۔ معاویہ خیل قبیلے والوں کا کہنا ہے کہ اس روایت میں معاویہ، سعد کو علی بن ابی طالب پر سب و شتم کرنے کا حکم نہیں دے رہا بلکہ وہ تو بس سعد سے سوال کر رہا ہے اور دریافت کر رہا ہے کہ سعد کو علی بن ابی طالب پر سب و شتم کرنے سے کیا چیز روکتی ہے؟ تو ایسے احمق نواصب کے لئے عرض ہے کہ آخر معاویہ کو سعد سے اس بات کا سبب دریافت کرنے کی ضرورت پیش ہی کیوں آئی؟ ظاہر ہے سعد بن ابی وقاص نے معاویہ کے حکم کو ماننے ہوئے علی بن ابی طالب پر سب و شتم نہ کیا جیسا کہ معاویہ کے دیگر گورنر اس حکم کی تعمیل کیا کرتے تھے پس اسی وجہ سے معاویہ کو اپنا تجسس دور کرنے کے لئے سعد سے سوال کرنا پڑا اور سعد نے اس کی وجہ بیان بھی کی۔ نواصب کے لئے یہ بھی عرض ہے کہ روایت میں معاویہ کا سعد کو، 'حکم' دینا بیان کیا گیا ہے جو کہ نواصب کی اس کوشش کو ناکام بنا دیتا ہے کہ معاویہ تو سعد سے محض سوال

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

کر رہا تھا۔ اور پھر نواصب کو یہ بھی یاد دلادیا جائے کہ یہ واقعہ اور بھی طریقوں سے بیان ہوا ہے جس کو پڑھنے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ معاویہ تو سعد کو علی بن ابی طالب پر سب و شتم کرنے کو حکم دے رہا تھا جس سے سعد نے انکار کیا۔

ثبوت نمبر: 2

حافظ ابن حجر العسقلانی علی کی فضیلت میں یہی روایت نقل کرنے کے بعد اسکے نیچے ایک اور روایت نقل کرتے ہیں:

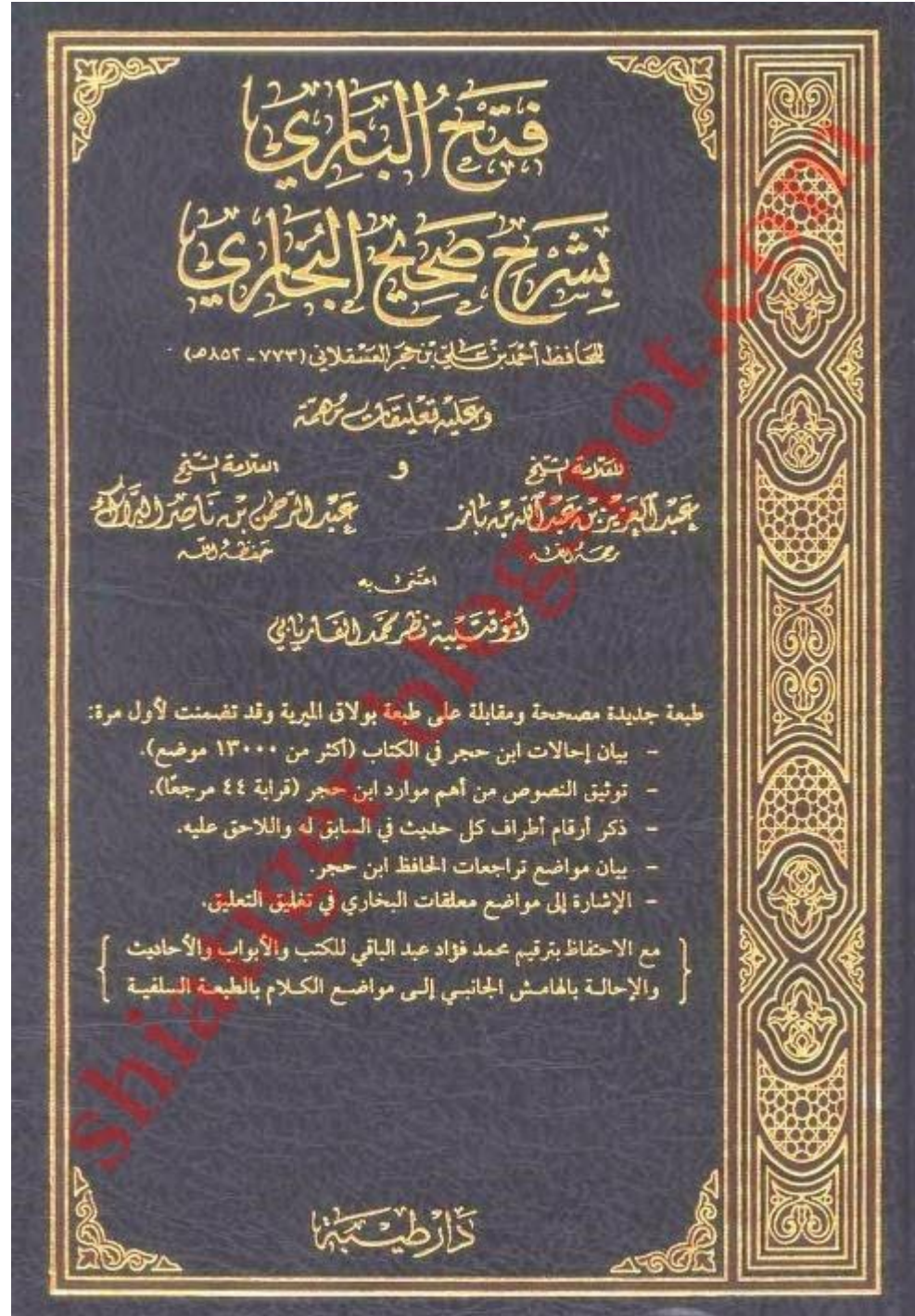
وعند أبي يعلى عن سعد من وجه آخر لا بأس به قال لو وضع
المنشار على مفرقي على أن أسب عليا ما سببته أبدا

اور ابی یعلیٰ نے سعد سے ایک اور ایسے حوالے [سند] سے نقل کیا ہے کہ جس میں کوئی نقص نہیں کہ سعد نے [معاویہ ابن ابی سفیان سے کہا]: اگر تم میری گردن پر آ رہ [لکڑی یا لوہا کا ٹٹنے والا آ رہ] بھی رکھ دو کہ میں علی [ابن ابی طالب] پر سب کروں [گالیاں دینا، برا بھلا کہنا] تو تب بھی میں کبھی علی پر سب نہیں کروں گا۔

فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج 8 ص 424

[Visit Our Blog](#)

[Shia Ahle Haq Hain](#)



[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

فَتْحُ الْبَلَرِيِّ بِشْرَاحِ صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ

لِلْحَافِظِ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيِّ (٧٢٣ - ٨٠٢ هـ)

وَتَحْلِيلِهِ فَعْلِيَّةً مَعَ رَهْمَةٍ

لِلْعَلَمَةِ ابْنِ تَيْفِ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ نَاصِرِ الْبَرَاكِ

اعْتَنَى بِهِ

أَبُو قَتَيْبَةَ نَظَرَ مُحَمَّدٌ الْفَارِسِيُّ

طبعة جديدة مصححة ومقابلة على طبعة بولاق الميرية وقد تضمنت لأول مرة:

- بيان إحالات ابن حجر في الكتاب (أكثر من ١٣٠٠٠ موضع).
- توثيق النصوص من أهم موارد ابن حجر (قراءة ٤٤ مرجعاً).
- ذكر أرقام أطراف كل حديث في السابق له واللاحق عليه.
- بيان مواضع تراجمات الحفاظ ابن حجر.
- الإشارة إلى مواضع معلقات البخاري في تغليق التعليق.

{ مع الاحتفاظ بترقيم محمد فؤاد عبد الباقي للكتب والأبواب والأحاديث }
{ والإحالة بالهامش الجانبي إلى مواضع الكلام بالطبعة السلفية }

المجلد الثامن

الأحاديث: ٣٤٠٧ - ٣٩٤٨

الكتب: بقية كتاب أحاديث الأنبياء - المنافق - فضائل الصحابة - مناقب الأنصار

دَارُ طَيْبَتَيْنَا

Visit Our Blog

Shia Ahle Haq Hain

٤٢٤ _____ ٦٢- كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ / باب ٩ / ح ٣٧٠١-٣٧٠٧

حماد بن زيد ولفظه عن أيوب «سمعت محمدًا - يعني ابن سيرين - يقول لأبي معشر: إني أتهمكم في كثير مما تقولون عن علي». قلت: وأبو معشر المذكور هو زياد بن كليب الكوفي، وهو ثقة مخرج له في صحيح مسلم، وإنما أراد ابن سيرين تهمة من يروي عنه زياد فإنه يروي عن مثل الحارث الأعور.

قوله: (يرى) بفتح أوله أي يعتقد (أن عامة) أي أكثر (ما يروي) بضم أوله (عن علي الكذب) والمراد بذلك ما ترويه الرافضة عن علي من الأقوال المشتملة على مخالفة الشيخين، ولم يرد ما يتعلق بالأحكام الشرعية، فقد روى ابن سعد بإسناد صحيح عن ابن عباس قال: «إذا حدثنا ثقة عن علي بفتيا لم نتجاوزها».

سابعها: حديث سعد:

قوله: (عن سعد) هو ابن إبراهيم بن عبد الرحمن بن عوف.

قوله: (سمعت إبراهيم بن سعد) / أي ابن أبي وقاص.

قوله: (قال النبي ﷺ لعلي) بين سعد سبب ذلك من وجه آخر أخرجه المصنف في غزوة تبوك من آخر المغازي^(١)، وسيأتي بيان ذلك هناك إن شاء الله تعالى.

قوله: (أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى؟) أي نازلًا مني منزلة هارون من موسى، والباء زائدة، وفي رواية سعيد بن المسيب عن سعد «فقال علي: رضيت رضيت» أخرجه أحمد، وابن سعد من حديث البراء وزيد بن أرقم في نحو هذه القصة «قال: بلى يا رسول الله. قال: فإنه كذلك»، وفي أول حديثهما أنه عليه الصلاة والسلام قال لعلي: «لا بد أن أقيم أو تقيم، فأقام علي، فسمع ناسًا يقولون: إنما خلفه لشيء كرهه منه. فاتبعه فذكر له ذلك، فقال له: الحديث، وإسناده قوي، ووقع في رواية عامر بن سعد بن أبي وقاص عند مسلم والترمذي قال: «قال معاوية لسعد: ما منعك أن تسب أبا تراب؟ قال: أما ما ذكرت ثلاثًا قالهن له رسول الله ﷺ فلن أسبه» فذكر هذا الحديث وقوله: «لأعطين الراية رجلاً يحب الله ورسوله» وقوله: «لما نزلت ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ [آل عمران: ٦١] دعا عليًا وفاطمة والحسن والحسين فقال: اللهم هؤلاء أهلي»، وعند أبي يعلى عن سعد من وجه آخر لا بأس به قال: «لو وضع المنشار على مفرقي على أن أسب عليًا ما سببته أبدًا».

وهذا الحديث - أعني حديث الباب - دون الزيادة روي عن النبي ﷺ عن غير سعد من

(١) (٩/٥٥٨)، كتاب المغازي، باب ٧٨، ح ٤٤١٦.

Shia Ahle Haq Hain

اسی روایت کے ذیل میں لفظ سب کے متعلق شاہ عبدالعزیز کا ایک جواب فتاویٰ عزیز، مترجم [شائع کردہ سعید کمپنی، کراچی] صفحہ 413 پر موجود ہے، جس میں شاہ صاحب فرماتے ہیں:

بہتر یہی ہے کہ اس لفظ [سب] سے اسکا ظاہری معنی سمجھا جائے۔ مطلب اسکا یہی ہوگا کہ ارتکاب اس فعل فتیح کا یعنی سب یا حکم سب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صادر ہونا لازم آئے گا۔ تو یہ کوئی اول امر فتیح نہیں ہے جو اسلام میں ہوا ہے، اس واسطے کہ درجہ سب کا قتل و قتال سے بہت کم ہے۔ چنانچہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ ”سباب المومن فسوق و قتال کفر“ یعنی برا کہنا مومن کو فسق ہے اور اسکے ساتھ قتال کرنا کفر ہے۔ ”اور جب قتال اور حکم قتال کا صادر ہونا یقینی ہے اس سے کوئی چارہ نہیں تو بہتر یہی ہے کہ انکو مرتکب کبیرہ [گناہ] کا جاننا چاہیے۔ لیکن زبان طعن و لعن بند رکھنا چاہیے۔ اسی طور سے کہنا چاہیے جیسا صحابہ رضوان اللہ علیہم سے اُن کی شان میں کہا جاتا ہے جن سے زنا اور شرب خمر سرزد ہوا رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اور ہر جگہ خطاء اجتہادی کو دخل دینا بیباکی سے خالی نہیں۔

ثبوت نمبر: 3

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

چونکہ صحیح مسلم کی روایت میں موجود معاویہ کا سعد سے کہا جانے والا جملہ سوالیہ انداز میں تھا لہذا نووی جیسے لوگوں کو موقع مل گیا کہ اپنے چہیتے صحابی معاویہ کا دفاع کرنے کی کوشش کی جائے اور معاویہ کے الفاظ کی تشریح یوں کی جائے کہ وہ تو بس سعد سے علی بن ابی طالب کو گالیاں نہ دینے کی وجہ پوچھ رہا تھا۔ لیکن جیسا کہ ہم نے پہلے بھی کہا، یہ واقع کئی اور طریقوں سے نقل ہوا ہے۔ جیسا کہ علامہ محب طبری نے اپنی کتاب 'ریاض النضیرہ فی مناقب عشرہ مبشرہ' ج 1 ص 262 میں اسی واقع کو یوں نقل کیا ہے:

عن سعید قال أمر معاوية سعداً أن يسب أبا تراب فقال أَمَا ذَكَرْتَ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ---

سعید سے روایت ہے کہ معاویہ نے سعد کو حکم دیا کہ تو ابو تراب پر سب کرے جس پر سعد نے کہا کہ میں نے رسول اللہ (ص) سے تین باتیں سنی ہیں۔۔۔ امام اہل سنت ملا علی قاری نے اپنی کتاب 'مرقات شرح مشکات' ج 17 ص 493 میں کتاب 'ریاض النضیرہ' کی اسی روایت پر انحصار کیا ہے اور نقل کیا ہے۔

ثبوت نمبر: 4

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

ابن کثیر الدمشقی اپنی تاریخ میں نقل کرتے ہیں:

وقال أبو زرعة الدمشقي : ثنا أحمد بن خالد الذهبي أبو سعيد،
ثنا محمد بن إسحاق، عن عبد الله بن أبي نجيح، عن أبيه قال :
لما حج معاوية أخذ بيد سعد بن أبي وقاص . فقال : يا أبا
إسحاق إنا قوم قد أجفانا هذا الغزو عن الحج حتى كدنا أن
ننسى بعض سننه فطف نطف بطوافك . قال : فلما فرغ أدخله
دار الندوة فأجلسه معه على سريرته، ثم ذكر علي بن أبي طالب
فوقع فيه . فقال : أدخلتني دارك وأجلستني على سريرك، ثم
وقعت في علي تشتمه ؟ والله لأن يكون في إحدى خلاله الثلاث
أحب إلي من أن يكون لي ما طلعت عليه الشمس، ولأن يكون
لي ما قال حين غزا تبوكاً () إلا ترضى أن تكون مني بمنزلة
هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي ؟ () أحب إلي مما
طلعت عليه الشمس، ولأن يكون لي ما قال له يوم خيبر : ()
لأعطين الراية رجلاً يحب 377 (أحب إليّ / الله ورسوله
ويحبه الله ورسوله يفتح الله على يديه، ليس بفرار () ج/ص
: 7 مما طلعت عليه الشمس، ولأن أكون صهره على ابنته ولي
منها الولد ماله أحب إليّ من أن يكون لي ما طلعت عليه
الشمس، لا أدخل عليك داراً بعد هذا اليوم، ثم نفذ رداءه ثم
خرج .

[Visit Our Blog](#)

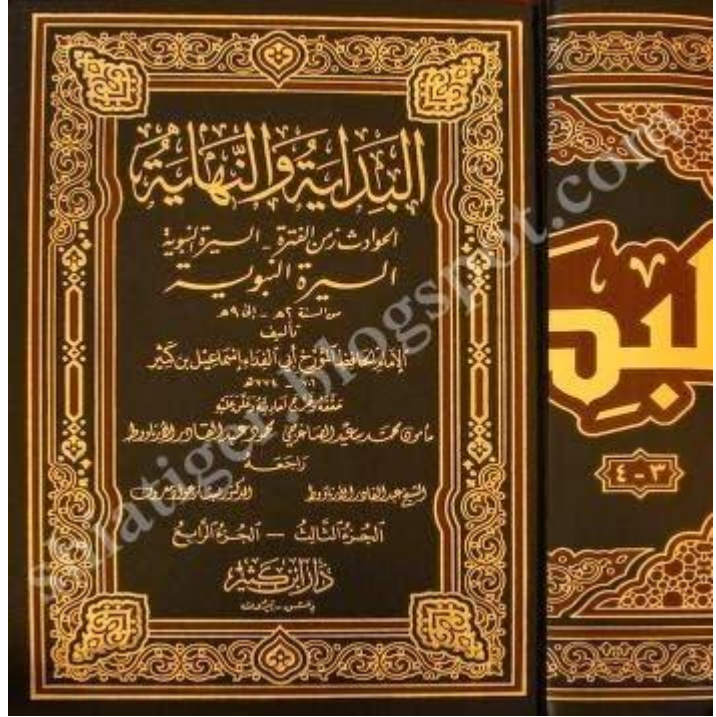
Shia Ahle Haq Hain

ابوزرعہ الدمشقی عبد اللہ بن ابی النجج کے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب معاویہ نے حج کیا تو وہ سعد بن ابی وقاص کا ہاتھ پکڑ کر دارالندوہ میں لے گیا اور اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا۔ پھر علی ابن ابی طالب کا ذکر کرتے ہوئے ان کی عیب جوئی کی۔ اس پر سعد بن ابی وقاص نے جواب دیا: ”آپ نے مجھے اپنے گھر میں داخل کیا، اپنے تخت پر بٹھایا، پھر آپ نے علی ابن ابی طالب کے حق میں بد گوئی اور سب و شتم شروع کر دیا۔ خدا کی قسم، اگر مجھے علی کے تین خصائص و فضائل میں سے ایک بھی ہو تو وہ مجھے اس کائنات سے زیادہ عزیز ہو جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ کاش کہ نبی اللہ ص نے میرے حق میں یہ فرمایا ہو تا جب کہ آنحضور ص غزوہ تبوک پر تشریف لے جا رہے تھے تو آپ نے علی کے حق میں فرمایا: ”کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو کہ ہارون کو موسیٰ سے تھی سوائے ایک چیز کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔ یہ ارشاد میرے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب تر ہے۔ پھر کاش کہ میرے حق میں وہ بات ہوتی جو آنحضور ص نے خیبر کے روز علی کے حق میں فرمائی تھی کہ ”میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول ص اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اللہ اسکے ہاتھ پر فتح دے گا اور یہ بھاگنے والا نہیں [غیر فرار]۔ یہ ارشاد بھی مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ عزیز تر ہے۔ اور کاش کہ مجھے رسول ص کی دامادی کا شرف نصیب ہوتا اور

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

آنحضور (ص) کی صاحبزادی سے میرے ہاں اولاد ہوتی جو علی کو حاصل ہے، تو یہ چیز بھی میرے لیے دنیا و مافیہا سے عزیز تر ہوتی۔ آج کے بعد میں تمہارے گھر کبھی داخل نہ ہوں گا۔ پھر سعد بن ابی وقاص نے اپنی چادر جھٹکی اور وہاں سے نکل گئے۔
البدایہ والنہایہ، جلد 7، صفحہ 565، باب فضائل علی ابن ابی طالب



[Visit Our Blog](#)

الْبَيْدَاءُ وَالنَهَائِيَّةُ

انخفاء الرشدون

١١ هـ - ٤٠ هـ

تأليف

الإمام الحافظ المؤرخ أبي الفداء إسماعيل بن كثير

٧٠١ - ٧٧٤ هـ

صَفَّهَ وَفَرَّجَ أَمَارِيَهُ وَعَلَّرَ عَلَيْهِ

و. رياض جبر الطمير - محمد حسام حبيب

رَاجَعَهُ

الدكتور بشار عواد معروف

الشيخ جبر القادر اللزناوط

الجزء السابع

دار ابن كثير

دمشق - بيروت

Shia Ahle Haq Hain

وقال أبو زرعة الدمشقي^(١) : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوُهَيْبِيُّ أَبُو سَعِيدٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : لَمَّا حَجَّ مَعَاوِيَةَ أَخَذَ بِيَدِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ فَقَالَ : يَا أَبَا إِسْحَاقَ إِنَّا قَوْمٌ قَدْ أَجْفَانَا هَذَا الْغَزْوُ عَنْ الْحَجِّ حَتَّى كَدْنَا أَنْ نَنْسِيَ بَعْضَ سُنَنِهِ فَطُفَّ بِطَوَافِكَ ، قَالَ : فَلَمَّا فَرَّغَ أَدْخَلَهُ دَارَ النَّدْوَةِ فَأَجْلَسَهُ مَعَهُ عَلَى سَرِيرِهِ ثُمَّ ذَكَرَ [لَهُ] عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَوَقَعَ فِيهِ فَقَالَ : أَدْخَلْتَنِي دَارَكَ وَأَجْلَسْتَنِي عَلَى سَرِيرِكَ ثُمَّ وَقَعْتَ فِيَّ عَلَيَّ تَشْتَمُهُ ؟ وَاللَّهِ لَأَنْ يَكُونَ فِيَّ إِحْدَى خِلَالِهِ الثَّلَاثِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ، وَلَأَنْ يَكُونَ لِي مَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ غَزَا تَبُوكَا : « أَمَا^(٢) تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي » ؟ لِأَحَبِّ^(٣) إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ، وَلَأَنْ يَكُونَ لِي مَا قَالَ لَهُ يَوْمَ خَيْبَرَ : « لَأَعْطِينَ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ لَيْسَ بَفَزَارٍ » أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ . وَلَأَنْ أَكُونَ صَهره عَلَى ابْنَتِهِ وَلِي مِنْهَا مِنَ الْوَلَدِ مَا لَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ ، لَا أَدْخُلُ عَلَيْكَ دَارًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ ، ثُمَّ نَفَضَ رِداءه ثُمَّ خَرَجَ .

وقال أحمد^(٤) : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ الْحَكَمِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ : خَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ تَخَلَّفْنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ؟ قَالَ : « أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي » ؟ إسناده على شرطهما ولم يخرجاه^(٥)

وهكذا رواه أبو عوانة : عن الأعمش ، عن الحكم ، عن مصعب ، عن أبيه .

ورواه أبو داود الطيالسي^(٦) : عن شعبه ، عن عاصم ، عن مصعب ، عن أبيه ، فالله أعلم .

وقال أحمد^(٧) : حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ^(٨) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَعْفِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهَا : أَنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى جَاءَ ثَنِيَّةَ الْوُدَاعِ وَعَلِيٌّ يَبْكِي يَقُولُ : تَخَلَّفْنِي مَعَ الْخَوَالِفِ ؟ فَقَالَ : « أَوْمًا^(٩) تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ

(١) لم أجد حديثه في تاريخ أبي زرعة طبع مجمع اللغة العربية .

(٢) في ط : ألا .

(٣) في أ : أحب .

(٤) مسند الإمام أحمد (١٨٢ / ١) .

(٥) في أ : ولم يخرجه .

(٦) مسند أبي داود الطيالسي (ص ٢٩) وفيه : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ الْحَكَمِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ .

(٧) مسند الإمام أحمد (١٧٠ / ١) .

(٨) في ط : « الجعد » ، وما أثبتناه من أ والمسند ، وهما واحد ، وهو من رجال التهذيب .

(٩) في أ : أما . وهذه لفظة المسند .

Shia Ahle Haq Hain

یہ ایک مستند و متعبر روایت ہے لیکن انٹرنیٹ پر موجود چند نواصب نے پھر بھی اس میں شک ڈالنے کے لیے ایک راوی احمد بن خالد پر اعتراض کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اہل سنت کی کتابوں کے مطابق یہ راوی احمد بن خالد انتہائی ثقہ ہے اور اس کو ضعیف ثابت کرنے کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ ان کے متعلق آئمہ رجال کے اقوال:

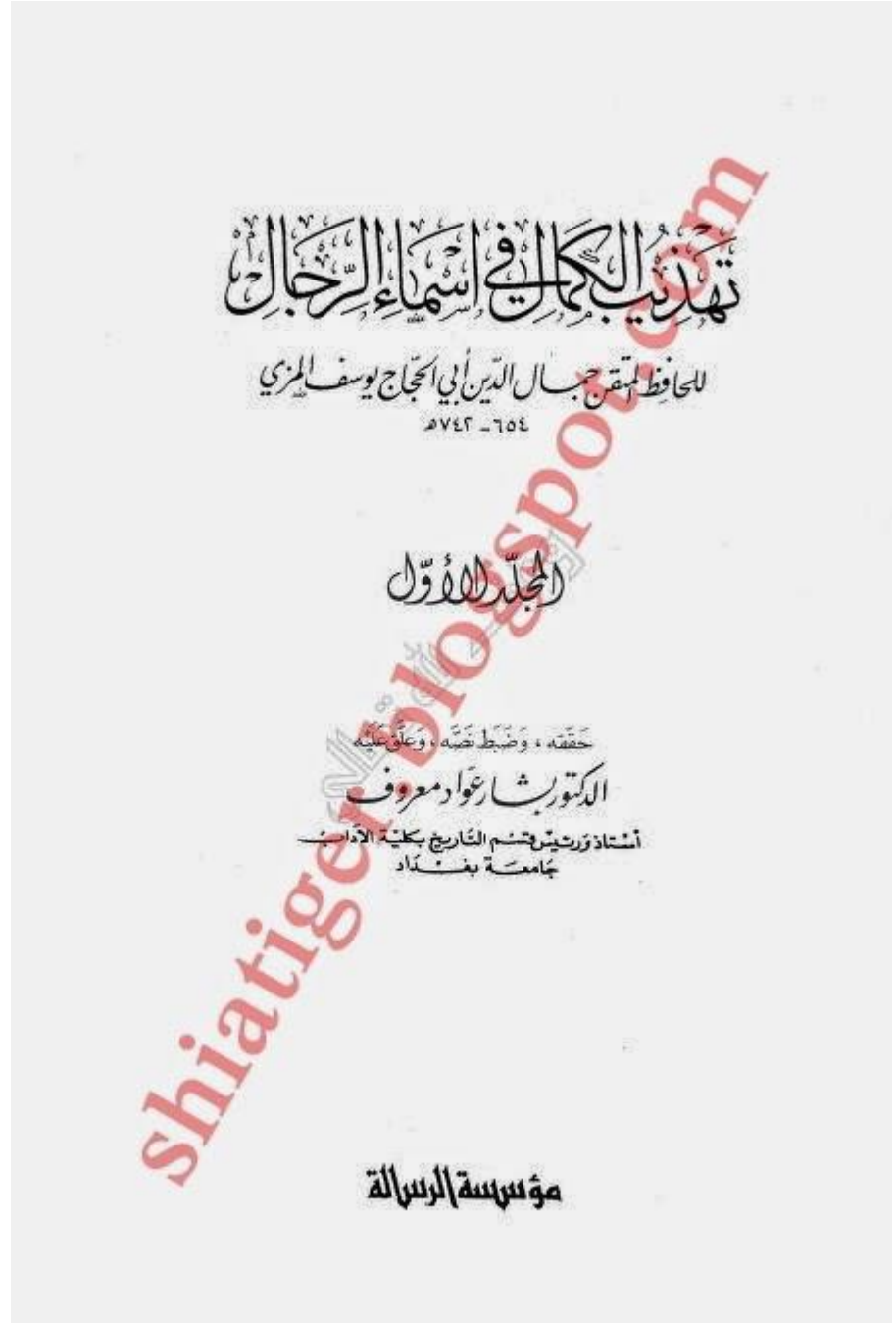
1. الذہبی نے ان کے متعلق کہا ہے: امام، محدث، ثقہ (سیر اعلام النبلاء جلد 9،

صفحہ 539)۔

2. امام یحییٰ ابن معین: ثقہ (تہذیب الکمال جلد 1، صفحہ 301)۔

[Visit Our Blog](#)

[Shia Ahle Haq Hain](#)



[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

حاتم الرازي، وقال: كان ثقةً رضي^(١).

وقال أحمد بن عبد الله بن صالح العجلي: ثقة^(٢).

قال محمد بن عبد الله الحضرمي: مات سنة عشرين وميتين^(٣).

وروى له النسائي في كتاب «عمل يوم وليلة».

● - أحمد بن أبي الخوار^(٤)، هو: أحمد بن عبد الله بن ميمون، يأتي فيما بعد.

٣٠- ز ٤: أحمد بن خالد (بن موسى، ويقال: ^(٥) ابن محمد، الوهبي^(٦) الكندي، أبو سعيد بن أبي مخلد الحمصي، أخو محمد بن خالد^(٧)).

(١) وانظر الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ج ١: ق ١: ص ٤٦.

(٢) وقال ابن أبي حاتم الرازي في الجرح والتعديل: «سمعت أبا زرعة يقول: أدركته ولم أكتب عنه» (ج ١: ق ١: ص ٤٦). ووثقه محمد بن عبد الله الحضرمي، وأحمد بن صالح المصري، وذكره ابن حبان في «الثقات»، وروى عنه أحمد بن حنبل، وأحمد بن أبي خيثمة زهير بن حرب، وقال الخطيب: هو من حفاظ الكوفة ومشايخهم (تاريخ الإسلام للذهبي، الورقة: ٩٥ أيا ص ٣٠٧ وإكمال مغلفي وتهذيب ابن حجر).

(٣) هذا هو المشهور في وفاته المتقول عن محمد بن عبد الله الحضرمي المعروف بطنين، ولكن مغلفي وجد في تاريخ مطين أنه توفي سنة تسع وعشرين وميتين، وعنه نقل ابن حجر في تهذيب التهذيب أيضاً ولم يعلق على هذا الاختلاف مع أنه أورد رواية مطين الأولى القائلة بوفاته سنة ٢٢٠. أما الإمام الذهبي فجزم بوفاته في سنة ٢٢٠ فليحذر.

(٤) الخوارزي: يفتح الحاء المهملة والواو الخفيفة وكسر الراء، كما في مشيئة الذهبي: ٢٥٧، والتقريب: ١٨/١ وغيرهما.

(٥) ليس في أمه والظاهر أن المؤلف أضافها بعد نسخ ابن المهندس هذا المجلد، أو أن ابن المهندس ذهل عنه، ما ثبتناه مثبت في النسخ الأخرى وفي مختصرات التهذيب، وفي تاريخ الإسلام للذهبي، وهو بخطه. (الورقة: ٩٥ أيا ص ٣٠٧).

(٦) منسوب إلى وهب بن ربيعة بن معاوية الأكرمين بطن من كندة على ما ذكر العلامة مغلفي. ولم يذكر ابن السمعاني هذه النسبة في الأنساب (الورقة: ٥٨٦) فاستدركها عليه ابن الأثير في اللباب: ٢٨١/٣ ولكنه لم ينسب أحمد بن خالد الوهبي هذا إليها، بل نسب إليها شخصاً واحداً على طريقته في الاختصار.

(٧) محمد هذا هو الأكبر، وسباني في موضعه من «المحمديين» من هذا الكتاب إن شاء الله تعالى.

Shia Ahle Haq Hain

روى عن: إسرائيل بن يونس بن أبي إسحاق السبيعي (س ق)،
وشيبان بن عبد الرحمان النحوي، وعبد الرحمان بن عبد الله المسعودي،
وعبد العزيز بن عبد الله بن أبي سلمة الماجشون^(١) (ص ق)، وأبي سلام
عبد الملك بن مسلم بن سلام الحنفي (س)، وقيس بن الربيع الأسدي،
ومحمد بن إسحاق بن يسار المدني (ز ٤)، ويونس بن أبي إسحاق
السبيعي (س).

روى عنه: البخاري (ت)، في كتاب «القراءة خلف الإمام» وفي
كتاب «الأدب»، وإبراهيم بن أبي داود البرلسي^(٢). وأحمد بن عبد الوهاب
ابن نجدة الحوطي، وأبو بكر أحمد بن علي بن يوسف الخزاز^(٣)
الدمشقي، ومحمد بن زنجويه النسائي، وسعيد بن عثمان التنوخي،
وسلمة بن شبيب التيسابوري، وشعيب بن شعيب بن إسحاق
الدمشقي، وصفوان بن عمرو الحمصي الصغير (س)، وعباس بن
الفرج الرياشي، وعبد الرحمان بن عمرو النضري، أبو زرعة الدمشقي،
وعبيد الله^(٤) بن فضالة بن إبراهيم النسوي، وعمرو بن عثمان بن

(١) الماجشون: بكسر الجيم وضم الشين المعجمة.

(٢) البرلسي: يضم الباء الموحدة والراء واللام المشددة وفي آخرها السين المعجمة، نسبة إلى «البرلس» بلدة
من سواحل مصر. قال أبو سعيد ابن يونس: هو ماحوز من مواخير رشيد مما يلي الاسكندرية. وهو أبو إسحاق
إبراهيم بن سليمان بن داود يعرف بابن أبي داود البرلسي الأسدي، من أسرة خويمة، ولد بصور ولزم البرلس فنسب
إليها، وكان أبوه كوفيًا. وكان أبو إسحاق هذا ثقة من حفاظ الحديث، توفي عصر سنة ٢٧٢. (السمعاني في
الأنساب: ١٧٩/٢ - ١٨٠، وابن الجوزي في المنتظم: ٨٥/٥، وياقوت في «برلس» من معجم البلدان، ووقعت
وفاته في الباب (١١٥/١) سنة: ٢٩٢ وهو وهم لأن الباقيين إما نقلوا عن ابن يونس وهو أعلم بأهل بلده فضلاً عن
ورودها في بعض نسخ أنساب السمعاني كذلك أيضاً، وهو الذي أخذ به الذهبي في تاريخ الإسلام وابن العماد في
الشذرات، والظاهر أنه تصحف على ابن الأثير.

(٣) قبله الذهبي في المشبه، قال: «الخرّاز نسبة إلى خرز الجلود... وأحمد بن علي الدمشقي الخزاز، لا
أحمد بن علي البغدادي الخزاز بمجمعات، متعاصران: فالدمشقي سمع مروان بن محمد الطاطري. (ص: ١٦٠ -
١٦١)، وقال ابن ناصر الدين في توضيح المشبه بعد إيراد كلام الذهبي: «قلت: هو أبو بكر أحمد بن علي بن
يوسف الدمشقي، روى عنه الحسن بن حبيب الحضايري وغيره» (١/ الورقة: ١٣٩ من نسخة الظاهرية)، ولم
يذكره السمعاني في «الخرّاز» من الأنساب: ٦٧/٥ - ٧٠.

(٤) في «د»: «عبد الله»، وليس بشيء، فهو أبو قنيد عبيد الله بن فضالة الثقة الثبت، وسباني في موضعه.

Shia Ahle Haq Hain

سعيد بن كثير بن دينار الحمصي (ق)، وعمران بن بكار الكلاعي البراء (س)، ومحمد بن خالد بن خلي^(١) الحمصي (عس)، ومحمد بن أبي خالد الصومعي، ومحمد بن عوف بن سفيان الطائي (د)، ومحمد بن المصفي^(٢) بن بهلول القرشي الحمصي (ق)، ومحمد بن يحيى بن عبد الله الذهلي النيسابوري (دق)، وموسى بن عيسى بن المنذر الحمصي، وهاني بن النضر بن حبيب الأزدي الهنائي^(٣)، ويحيى بن عثمان بن سعيد ابن كثير بن دينار الحمصي.

قال أبو زرعة الدمشقي عن يحيى بن معين ثقة^(٤).
وقال أبو بكر بن أبي عاصم: مات سنة أربع عشرة وميتين^(٥).
وروي له الباقر سوى مسلم

٣١- ت س: أحمد بن خالد الخلال، أبو جعفر البغدادي الفقيه.

روى عن: أحمد بن عبد الملك بن واقد الحراني، وإسحاق بن يوسف الأزرق (س)، وإسماعيل بن علية، والحسن بن بشر البجلي،

(١) بوذن علي، وسياتي.
(٢) الحمصي باللف مقصورة، الفيروزآبادي في القاموس المحيط: ٣٥٢/٤، وسياتي ذكره.
(٣) بضم الهاء وفتح النون وبعد الألف باء مثناة من تحتها، نسبة إلى هناة بن مالك، بطن من الأزد.
(٤) وذكره ابن حبان في كتاب «الثقات»، وخرج إمام الأئمة ابن خزيمة وأبو عبد الله الحاكم حديثه، الأول في صحيحه، والثاني في «المستدرک»، وقال الدارقطني في كتاب الجرح والتعديل: لا بأس به. وقال ابن حجر: ونقل أبو حاتم الرازي أن أحمد امتنع من الكتابة عنه. ووقع في كلام بعض شيوخنا أن أحمد انهم، ولم انف على ذلك صريحاً. قال بشر: الحق مع ابن حجر فقد أورد العلامة مغلطي حكاية الإمام أحمد مع الوهي ونقلها عن محمد بن سعيد بن حاجب عن أبي حاتم الرازي في تاريخه، وخلاصتها أن أحمد أراد السماع على الوهي فخرج له الأخير كتاب ابن إسحاق فلم ير في هذا السماع فائدة فمسح قلمه وقام، وليس في هذه الحكاية كلام في الرجل، ولو كان الرازي يعلم أن أحمد تكلم فيه لأورد ابنه عبد الرحمن كلامه في «الجرح والتعديل» ولما اقتصر على توثيق أبي زرعة له على الإطلاق نقلاً عن يحيى بن معين. «الجرح والتعديل»: ج ١: ق ١: ص ١٩، وتاريخ الإسلام، الورقة: ٩٥ أيا صوقيا: ٣٠٠٧، وإكمال مغلطي: ١/الورقة: ١١، وتهديب ابن حجر: ٢٧/١.
(٥) قال مغلطي: «وقال الحافظ القزويني وأبو زرعة الدمشقي في تاريخه الكبير: توفي سنة خمس عشرة وميتين».

امام ابن حبان نے اس راوی کو اپنی کتاب 'الثقات' میں شامل کیا ہے جس میں امام ابن حبان نے صرف انہی راویوں کو شامل کیا ہے جو ثقہ ہیں (جلد 8، صفحہ 6)

Shia Ahle Haq Hain

السلسلة الجديدة من مطبوعات دائرة المعارف العثمانية ١/١٦/٤



كتاب الثقات
للامام الحافظ محمد بن حبان بن أحمد أبي حاتم
التميمي البستي
(المتوفى سنة ٢٥٤هـ = ٩٦٥ م)



طبع

باعانة وزارة المعارف للحكومة العالبة الهندية

تحت مراقبة

الدكتور محمد عبد المعيد خان مدير دائرة المعارف العثمانية

الطبعة الأولى

مطبوع بمطبعة دار المعارف بمكة المكرمة

١٣٩٣هـ = ١٩٧٣م

Visit Our Blog

Shia Ahle Haq Hain

نقات ابن حبان (أحمد بن عبد الرحمن - أحمد بن اشكاب) ج - ٨

عبد الرحمن، يروي عن ابن عيينة روى عنه عبد الله بن عبد الرحمن و أهل بلده. مستقيم الحديث، من العباد، اجتمعوا عليه على أن يولوه القضاء، لما مات ابن أبي مقاتل، فأبى ولم يدخل فيه.

(أحمد^١) بن عبد الرحمن بن عيسى بن عبد الرحمن بن أبي ليلى القاضي، أخو بكر بن عبد الرحمن، من أهل الكوفة، يروي عن هشيم عن إسماعيل عن أبي صالح: « و صدق بالحسنى » قال: الخلف بين قريش، روى عنه أبو كريب.

(أحمد^٢) بن خالد الوهبي، من أهل حمص، كنيته أبو سعيد، يروي عن محمد بن إسحاق بن يسار، روى عنه محمد بن يحيى الذهلي و أهل بلده، مات سنة أربع عشرة و مائتين.

(أحمد^٣) بن الحارث البصري، يروي عن السقر^٤ بن حبيب السلولى عن أبي رجاء العطاردي، روى عنه يعقوب بن سفيان الفارسي.

(أحمد^٥) بن الحجاج المروزي، أبو العباس الذهلي الشيباني، يروي عن ابن المبارك. روى عنه أهل بلده و أحمد بن سعيد الدارمي.

١٥ (أحمد^٦) بن اشكاب الصفار، من أهل الكوفة، كنيته أبو عبد الله، كان يسكن مصر، يروي عن محمد بن فضيل بن غزوان و الكوفيين،

(١) لم نظفر به (٢) له ترجمة في التاريخ الكبير ١ / ٢ / ٣ (٣) إن لم يكن أحمد بن الحارث الفسافي الذي ذكره في التاريخ الكبير فلا أدري من هو (٤) وفي الأنساب ٧ / ١٨٩ : الصق - كذا (٥) له ترجمة في التاريخ الكبير ١ / ٢ / ٤ (٦) له ترجمة في التاريخ الكبير ١ / ٢ / ٥.

روى

٦

Visit Our Blog

Shia Ahle Haq Hain

امام ابن ماجہ نے احمد بن خالد سے روایات نقل کی ہیں اور وہابیوں کے سعودی شیخ ناصر الدین البانی نے ان احادیث کو صحیح قرار دیا ہے (سنن ابن ماجہ، جلد 2، حدیث 3188)۔

امام ابن خزیمہ نے احمد بن خالد سے اپنی کتاب میں روایات نقل کی ہیں جبکہ امام ابن خزیمہ نے کتاب کے شروع میں ہی واضح کیا ہے کہ وہ صرف وہ احادیث نقل کرتے ہیں جن کی سند میں ثقہ راوی ہوں۔

ثبوت نمبر: 5

اہل سنت کی احادیث کی چھ معتبر ترین کتابوں میں سے ایک یعنی سنن ابن ماجہ، جلد اول:

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

« رَبَّنَا وَإِنَّا فِيهِمْ رُسُلًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ »
(٢ / سورة البقرة / الآية ١٢٩)

سِتِّينَ

الحافظ أبي عبد الله محمد بن يزيد الفزاري

ابن ماجه

٢٠٧ - ٢٧٥ هـ

المجلد الأول

حقق نصوصه ، ورقم كتابه ،

وأبوابه ، وأحاديثه ، وعلق عليه

محمد رضا عبد الباقى



[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

القدمة (۱۲۱ - ۱۲۳) حديث

(۱۱) باب

القدمة

۱۲۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ . ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ . ثنا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ ابْنِ سَابِطٍ ، وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ؛ قَالَ : قَدِمَ مُعَاوِيَةُ فِي بَعْضِ حِجَابِهِ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ ، فَذَكَرُوا عَلِيًّا . فَنَالَ مِنْهُ . فَغَضِبَ سَعْدٌ ، وَقَالَ : تَقُولُ هَذَا لِرَجُلٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ « مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَلِيَ مَوْلَاهُ » وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ « أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ بْنِ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي » وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ « لَأُعْطِيَ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ » ؟

**

(فَضْلُ الزُّبَيْرِ ﷺ)

۱۲۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ . ثنا وَكِيعٌ . ثنا سُفْيَانٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، يَوْمَ قُرَيْظَةَ « مَنْ يَأْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ ؟ » فَقَالَ الزُّبَيْرُ : أَنَا . فَقَالَ « مَنْ يَأْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ ؟ » قَالَ الزُّبَيْرُ : أَنَا . ثَلَاثًا . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ « لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ ، وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ » .

۱۲۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ . ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ . ثنا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ الزُّبَيْرِ ؛ قَالَ : لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبُوهُ يَوْمَ أُحُدٍ .

۱۲۱ - (فَنَالَ مِنْهُ) أَي نَالَ مُعَاوِيَةَ مِنْ عَلِيٍّ ، وَدَقَعَ فِيهِ وَسَبَّهُ .

۱۲۲ - (حَوَارِيٌّ) لَفْظُهُ مُفْرَدٌ ، بِمَعْنَى الْخَالِصِ وَالنَّاصِرِ . وَالْيَاءُ فِيهِ لِلنِّسْبَةِ . وَأَسْمَلُ مِمَّنَاءِ الْبَابِ ، فَهُوَ مَنْصَرَفٌ مَنُونٌ . (وَإِنَّ حَوَارِيَّ) أَسْمَلُهُ بِالْإِضَافَةِ إِلَى يَاءِ التَّنْكِيمِ . لَكِنْ حَذَفَتْ الْيَاءُ أَكْثَفَاءً بِالْكَسْرِ ، وَقَدْ تَبَدَّلَ فَتْحَةُ لِلتَّخْفِيفِ .

۱۲۳ - (جَمَعَ لِي) أَي قَالَ مَثَلًا : يَا بَنِي وَائِي . أَي أَنْتَ مَفْدِيَّ بِهِمَا .

Shia Ahle Haq Hain

حدثنا علي بن محمد حدثنا أبو معاوية حدثنا موسى بن مسلم عن ابن سابط وهو عبد الرحمن عن سعد بن أبي وقاص قال قدم معاوية في بعض حجاته فدخل عليه سعد فذكروا عليا فقال منه فغضب سعد وقال تقول هذا لرجل سمعت رسول الله صلى الله عليه و سلم يقول من كنت مولاه فعلي مولاه وسمعتة يقول أنت مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي وسمعتة يقول لأعطين الراية اليوم رجلا يحب الله ورسوله حج پر جاتے ہوئے سعد بن ابی وقاص کی ملاقات معاویہ سے ہوئی اور جب کچھ لوگوں نے علی کا ذکر کیا تو اس پر معاویہ نے علی کی بدگوئی کی۔ اس پر سعد بن ابی وقاص غضب ناک ہو گئے اور کہا کہ تم علی کے متعلق ایسی بات کیوں کہتے ہو۔ میں نے رسول اللہ ص کو کہتے سنا ہے کہ جس جس کا میں مولا، اُس اُس کا یہ علی مولا، اور یہ کہ اے علی آپ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو کہ ہارون ع کو موسیٰ ع سے تھی سوائے ایک چیز کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، اور میں نے [رسول اللہ ص] سے یہ بھی سنا ہے کہ کل میں علم ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اسکے رسول سے محبت کرتا ہے۔ یہ بالکل صحیح الاسناد روایت ہے اور سلفیوں / وہابیوں کے امام ناصر الدین البانی نے اسے کتاب 'سلسلہ الاحادیث الصحیحہ' ج 1 ص 58 میں ذکر کیا ہے اور صحیح قرار دیا ہے۔

[Visit Our Blog](#)

سلسلة
الأحاديث الصحيحة
وشي من فقهها وفوائدها

محمد ناصر الدين الألباني

مكتبة المعارف للنشر والتوزيع
إصاحبها سعد بن عبد الرحمن الرشيد
الرياض

Shia Ahle Haq Hain

٩٧ - ١١٨ - عن حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ :

« عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا عَلِيٌّ » .

حسن : « المشكاة » (٦٠٨٣) ، « الصحيحه » (١٩٨٠) ، « الظلال »

(١١٨٩) .

٩٨ - ١٢٠ - عن سعدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ :

قَدِمَ مُعَاوِيَةُ فِي بَعْضِ حَجَّاتِهِ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ ، فَذَكَرُوا عَلِيًّا فَنَالَ مِنْهُ ^(١) ، فَغَضِبَ سَعْدٌ وَقَالَ : تَقُولُ هَذَا لِرَجُلٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ :

« مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ » . وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :

« أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي » ! وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :

« لِأَعْطِينَ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ » ؟ !

١٢٠ - صحيح : « الصحيحه » (٤ / ٣٣٥) .

- فَضْلُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

٩٩ - ١٢١ - عن جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - يَوْمَ قُرَيْظَةَ - :

« مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ ؟ » ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ : أَنَا .

(١) « فَنَالَ مِنْهُ » ؛ أَيُ : نَالَ مُعَاوِيَةُ مِنْ عَلِيٍّ ، وَتَكَلَّمَ فِيهِ .

علامہ عبد ربہ اندلسی اپنی کتاب العقد الفرید میں معاویہ اور سعد ابن ابی وقاص کے درمیان ہونے والے مکالمہ کو ایک اور انداز سے نقل کیا ہے:

فکتبت ام سلمة زوج النبی الی معاویة: انکم تلعنون اللہ و رسولہ علی منابرکم، و ذلک انکم تلعنون علی بن ابی طالب و من احبه، و انا اشهد ان اللہ احبه و رسولہ، فلم يلتفت الی کلامہا۔

جب حسن بن علی کی وفات ہوئی تو معاویہ حج کے لئے گئے اور مدینہ میں داخل ہوئے اور منبر رسول سے علی پر لعنت کرنا چاہتے تھے لیکن وہاں کے لوگوں نے ان سے کہا: 'سعد بن ابی وقاص یہیں موجود ہیں اور وہ آپ کے اس فعل کو قبول نہیں کریں گے، آپ کو ان سے پہلے پوچھ لینا چاہئے'۔ لہذا معاویہ نے سعد سے رابطہ کیا اور اس متعلق دریافت کیا جس پر سعد نے کہا: 'اگر تم نے یہ کیا تو میں اس مسجد سے چلا جاؤنگا اور پھر کبھی یہاں واپس نہیں آؤنگا'۔ لہذا معاویہ نے اپنے آپ کو اس فعل سے روک رکھا جب تک کہ سعد کا انتقال نہ ہو گیا پھر اس کے بعد معاویہ نے منبر رسول سے علی پر لعنت کرنا شروع کر دیا اور اپنے گورنروں کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی منبروں سے علی پر لعنت کریں لہذا

Shia Ahle Haq Hain

گورنروں نے ایسا ہی کیا۔

العقد الفرید، ج 3 ص 300

ثبوت نمبر: 7

ام المومنین حضرت ام سلمہ سلام اللہ علیہا نے علی ابن ابی طالب کو گالیاں دینے پر بھرپور احتجاج کیا۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ سلام اللہ علیہا نے معاویہ کو ایک خط لکھا جس کا ذکر علامہ ابن ابی ربیع نے اپنی کتاب 'العقد الفرید' میں یوں کیا ہے: معاویہ نے منبر رسول سے علی پر لعنت کرنا شروع کر دیا اور اپنے گورنروں کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی منبروں سے علی پر لعنت کریں لہذا گورنروں نے ایسا ہی کیا۔ پھر زوجہ رسول ام سلمہ نے معاویہ کو خط تحریر کیا جس میں لکھا: 'تم اپنے منبروں سے علی بن ابی طالب اور ان کے محبان پر لعنت کرنے کے نتیجے میں دراصل خدا اور اس کے رسول پر لعنت کرتے ہو، میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول ان سے محبت کرتے'۔ لیکن معاویہ نے امہ سلمہ کی بات پر دھان نہ دیا۔

العقد الفرید، ج 3 ص 300

ام المومنین حضرت ام سلمہ سلام اللہ علیہا کی یہ روایت کئی طریقوں سے امام احمد نے اپنی

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

مسند میں بھی نقل کی ہے جسے کتاب کا حاشیہ تحریر کرنے والی شیخ شعیب الارناؤط نے صحیح قرار دیا ہے:

حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا يحيى بن أبي بكير قال ثنا
إسرائيل عن أبي إسحاق عن عبد الله الجدلي قال دخلت على أم
سلمة فقالت لي : أيسب رسول الله صلى الله عليه و سلم فيكم
قلت معاذ الله أو سبحان الله أو كلمة نحوها قالت سمعت رسول
الله صلى الله عليه و سلم يقول من سب عليا فقد سبني
یحیی بن ابی بکیر نے ہم سے بیان کیا کہ اسرائیل نے ابو اسحاق سے بحوالہ ابو عبد اللہ الجلی
ہم سے بیان کیا کہ میں حضرت ام سلمہ کے پاس گیا تو آپ نے مجھے فرمایا کہ کیا تم میں
رسول اللہ (ص) کو سب و شتم کیا جاتا ہے؟ میں نے کہا کہ معاذ اللہ یا سبحان اللہ یا اسی قسم
کا کوئی کلمہ کہا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ (ص) کو فرماتے سنا ہے کہ جس نے
علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی۔

مسند احمد بن حنبل، ج 18 ص 314 حدیث 26627

[Visit Our Blog](#)

المُسْنَدُ

لِلْإِمَامِ
أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدَ بْنِ حَنْبَلٍ

١٦٤ - ٢٤١

شَرْحُهُ وَصَنَعَ فَهْرَسُهُ

حمزة أحمد الزين

الجزء الثامن عشر

من الحديث ٢٥٤٨٠

إلى الحديث ٢٧٥١٩

دار الحديث

القاهرة

Shia Ahle Haq Hain

٢٦٦٢٤- حدثنا عفان قال ثنا همام عن قتادة عن سعيد - يعني ابن المسيب - عن عامر بن أبي أمية عن أخته أم سلمة أن النبي ﷺ كان يصبح جنباً فيصوم ولا يفطر.

٢٦٦٢٥- حدثنا عفان ثنا حماد بن سلمة قال ثنا علي بن زيد عن شهر بن حوشب عن أم سلمة أن رسول الله ﷺ قال لفاطمة «اثنين بزواجك وإنيك» فجاءت بهم، فألقى عليهم كساء فدكياً، قال: ثم وضع يده عليهم، ثم قال «اللهم إن هؤلاء آل محمد؛ فاجعل صلواتك وبركاتك على محمد وعلى آل محمد إنك حميد مجيد» قالت أم سلمة: فرفعت الكساء لأدخل معهم، فجذبه من يدي وقال «إنك على خير».

٢٦٦٢٦- حدثنا عبدالله بن بكر قال ثنا حاتم بن أبي صغيرة عن المهاجر بن القبطية عن أم سلمة عن رسول الله ﷺ أنه قال «ليخسفن بقوم يغزون هذا البيت ببذاء من الأرض» فقال رجل من القوم: يا رسول الله؛ وإن كان فيهم الكاره؟ قال «يبعث الله كل رجل منهم على نيته».

٢٦٦٢٧- حدثنا يحيى بن أبي بكير قال ثنا إسرائيل عن أبي إسحق عن أبي^(١) عبدالله الجدلي قال: دخلت على أم سلمة، فقالت لي: أيسب رسول الله ﷺ فيكم؟ قلت: معاذ الله - أو سبحان الله أو كلمة نحوها - قالت: سمعت رسول الله ﷺ يقول «من سب علياً فقد سبني».

(٢٦٦٢٤) إسناده صحيح، سبق في ٢٦٥٢٧.

(٢٦٦٢٥) إسناده حسن، سبق في ٢٦٤٧٩.

(٢٦٦٢٦) إسناده صحيح، سبق في ٢٦٥٨١.

(٢٦٦٢٧) إسناده صحيح، وقال الهيثمي ١٣٠/٩ رجاله رجال الصحيح.

(١) في ط (عن عبدالله الجدلي) وهو خطأ.

Shia Ahle Haq Hain

امام اہل سنت ابو یعلیٰ نے کتاب مسند ابی یعلیٰ، ج 12 ص 444-445 میں اسی روایت کو دوسرے طریقے سے نقل کیا ہے جس پر کتاب کا حاشیہ تحریر کرنے والے علامہ حسین سالم اسد نے کہا ہے کہ روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

Visit Our Blog

Shia Ahle Haq Hain

«قَالَ السَّائِدُ: كَتَبْتُ الْقَدِي وَمُسْنَدُ أَحْمَدَ بْنِ مَنِجٍ،
وَهِيَ كَالْأَنْهَارِ، وَمُسْنَدُ أَبِي عَلِيٍّ كَالْبَحْرِ يَكُونُ بِمَجْمَعِ الْأَنْهَارِ»

الحافظ إسماعيل بن محمد بن الفضل التميمي

مُسْنَدُ أَبِي عَلِيٍّ الْمُوصَّلِيِّ

الإمام الحافظ أحمد بن علي بن المشي التميمي

(٢١٠ - ٣٠٧ هـ)

حَقَّقَهُ وَخَرَّجَ أَحَادِيثَهُ

حُسَيْنُ سَلِيمٍ أَسَدٌ

الجزء الثاني عشر

دَامَ الْمَأْمُونُ لِلتَّرَاثِ

دمشق - ص ١٠١ - ١٩٧١ - بيروت - ص ١٠١ - ١٩٧٣ - ١٩٧٣

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

١٣٥ - (٧٠١٣) حدثنا أبو خيثمة، حدثنا عبيد الله بن موسى، حدثنا عيسى بن عبد الرحمن البجلي، عن السدي، عن أبي عبد الله^(١) الجدلي قال:

قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: أَيْسَبُّ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ - عَلَى الْمَنَابِرِ؟

= ابن ميسرة، والحسن بن مسلم هو ابن يَنَاق. وأخرجه أبو داود في الطلاق (٢٣٠٤) باب: فيما تجتنبه المعتدة في عدتها، من طريق زهير بن حرب أبي خيثمة، بهذا الإسناد.

وأخرجه أحمد ٣٠٢/٦ من طريق يحيى بن أبي بكير، به. وعنده «بن بكير» بدل «بن أبي بكير» وهو خطأ.

وأخرجه النسائي في الطلاق ٢٠٣/٦ - ٢٠٤ باب: ما تجتنب الحادة من الثياب المصبغة، من طريق محمد بن إسماعيل،

وأخرجه البيهقي في العدد ٤٤٠/٧ باب: كيف الإحداد من طريق محمد بن إسحاق، وإبراهيم بن الحارث البغدادي. جميعهم حدثنا يحيى بن أبي بكير، به.

وأخرجه البيهقي ٤٤/٧ من طريق عبد الرزاق، أخبرنا معمر، عن بديل بن ميسرة، بهذا الإسناد. موقوفاً.

ويشهد له حديث أم عطية عند البخاري في الحيض (٣١٣) باب: الطيب لأمراة بعد غسلها من المحيض، ومسلم في الطلاق (٩٣٨) (٦٦) باب: وجوب الإحداد في عدة الوفاة، وأبي داود في الطلاق (٢٣٠٢)، (٢٣٠٣) باب: فيما تجتنبه المعتدة في عدتها، والنسائي في الطلاق ٢٠٣/٦، ٢٠٤ باب: ما تجتنب الحادة من الثياب المصبغة، وابن ماجه في الطلاق (٢٠٨٧) باب: هل تحدد المرأة على غير زوجها، والبيهقي في العدد ٤٣٩/٧ باب: كيف الإحداد؟ والبخاري في «شرح السنة» ٣١٠/٩ برقم (٢٣٩٠).

وانظر الحديث المتقدم برقم (٦٩٦٢).

(١) في الأصلين «أبو عبد الرحمن» وهو خطأ، والصواب ما أثبتناه، وهو أبو عبد الله، واسمه عبد، أو عبد الرحمن بن عبد. وانظر الأنساب ٢٠٣/٣ - ٢٠٤.

Shia Ahle Haq Hain

قُلْتُ: وَأَنْتَى ذَلِكَ؟ قَالَتْ: أَلَيْسَ يُسَبُّ عَلَيَّ وَمَنْ يُحِبُّهُ؟ فَأَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - ﷺ - كَانَ يُحِبُّهُ (١).

١٣٦ - (٧٠١٤) حدثنا أبو خيثمة، حدثنا عبد المؤمن بن خالد الحنفي الخراساني قال: لقيته بمرو، حدثنا عبد الله بن بريدة الأسلمي.

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: مَا كَانَ شَيْءٌ مِنَ الثِّيَابِ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ - ﷺ - مِنَ الْقُمُصِ (٢).

(١) رجاله ثقات. إلا أنه - عندي - منقطع، ما علمت رواية لإسماعيل ابن عبد الرحمن السدي، عن أبي عبد الله الجدلي فيما اطلعت عليه، والله أعلم.

وذكره الهيثمي في «مجمع الزوائد» ١٣٠/٩ باب: جامع فيمن يحبه ومن يبغضه وقال: «رواه الطبراني في الثلاثة، وأبو يعلى، ورجال الطبراني رجال الصحيح غير أبي عبد الله وهو ثقة». وروى الطبراني بعده بإسناد رجاله ثقات إلى أم سلمة، عن النبي - ﷺ - قال بمثله.

وأخرجه أحمد ٣٢٣/٦ من طريق يحيى بن أبي بكير، حدثنا إسرائيل، عن أبي إسحاق، عن عبد الله الجدلي قال: دخلت على أم سلمة فقالت لي: أيسب رسول الله - ﷺ - فيكم؟ فقلت: معاذ الله - أو سبحانه الله، أو كلمة نحوها - قالت: سمعت رسول الله - ﷺ - يقول: «من سب علياً فقد سبني». وهذا إسناد صحيح، إسرائيل سمع أبا إسحاق قبل الاختلاط، وقد سقط من الإسناد «أبي» قبل «عبد الله الجدلي».

وذكره الهيثمي في «مجمع الزوائد» ١٣٠/٩ وقال: «رواه أحمد ورجال رجال الصحيح غير أبي عبد الله الجدلي وهو ثقة».

(٢) إسناده صحيح، وعبد المؤمن بن خالد ترجمه البخاري في التاريخ =

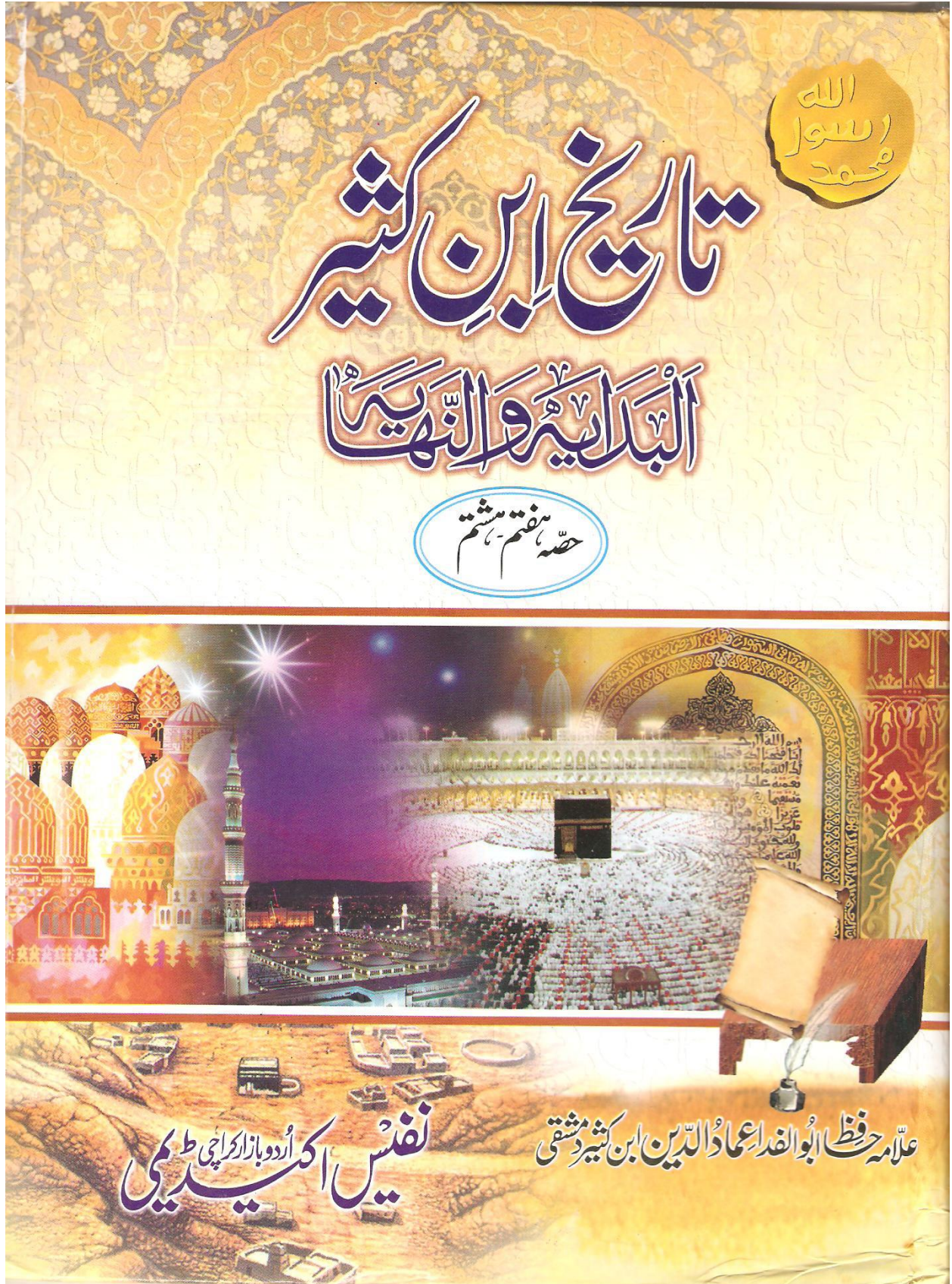
Shia Ahle Haq Hain

حدثنا أبو خيثمة حدثنا عبيد الله بن موسى حدثنا عيسى بن عبد الرحمن البجلي عن السدي عن أبي عبد الله الجدلي قال : قالت أم سلمة : أيسب رسول الله صلى الله عليه و سلم علالمنابر ؟ قلت : وأنى ذلك ؟ قالت : أليس يسب علي ومن يحبه ؟ فأشهد أن رسول الله صلى – الله عليه و سلم كان يحبه

ابی عبد اللہ البجلی روایت کیا ہے انہوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت ام سلمہ نے مجھے فرمایا : ’منبر پر سے رسول اللہ پر سب کیسے ہو سکتا ہے؟‘ البجلی نے پوچھا: ’کیسے؟‘۔ حضرت ام سلمہ نے جواب دیا: ’کیا علی اور ان سے محبت کرنے والوں پر سب نہیں کیا رہا؟۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ ان سے محبت کیا کرتے تھے‘۔

اور ابن کثیر الدمشقی نے اپنی کتاب البدایہ والنہایہ میں حضرت ام سلمہ کے الفاظ کو کئی اور طریقوں سے نقل کیا ہے: البدایہ والنہایہ، جلد ہفتم، صفحہ 463 {اردو ایڈیشن، نفیس اکیڈمی، ترجمہ اختر فتح پوری صاحب}

Shia Ahle Haq Hain



Visit Our Blog

Shia Ahle Haq Hain

البدایہ والنہایہ: جلد ہفتم

۴۶۳

۴۰ھ میں رونما ہونے والے حالات و واقعات کے بارے میں

محبوب دیکھا ہے اور کئی شیعہ حضرات نے اسے بحوالہ جمع بن عمیر روایت کیا ہے۔

ایک اور حدیث:

امام احمدؒ نے بیان کیا ہے کہ یحییٰ بن ابی کبیر نے ہم سے بیان کیا کہ اسرائیل نے ابوالحق سے بحوالہ ابو عبد اللہ الحمد لی الجلی ہم سے بیان کیا کہ میں حضرت ام سلمہؓ کے پاس گیا تو آپ نے مجھے فرمایا: کیا تم میں رسول اللہ ﷺ کو سب و شتم کیا جاتا ہے؟ میں نے کہا معاذ اللہ یا سبحان اللہ یا اسی قسم کا کوئی کلمہ کہا، آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے جس نے علی رضی اللہ عنہ کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی۔ نیز ابویلیٰ نے اسے عن عبید اللہ بن موسیٰ عن عیسیٰ بن عبد الرحمن الجلی عن بخیلہ عن سلیم عن السدی عن ابی عبد اللہ الجلی روایت کیا ہے انہوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت ام سلمہؓ نے مجھے فرمایا: کیا تم میں منابر پر رسول اللہ ﷺ کو سب و شتم کیا جاتا ہے؟ راوی بیان کرتا ہے میں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کیا حضرت علیؓ اور ان سے محبت کرنے والوں کو سب و شتم نہیں کیا جاتا؟ میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ ان سے محبت کرتے تھے اور اسے کئی طرق سے حضرت ام سلمہؓ سے روایت کیا گیا ہے اور آپ کی حدیث میں اور حضرت جابرؓ اور حضرت ابوسعید جونیؓ کی حدیث میں بیان ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا اس شخص نے جھوٹ کہا ہے جس کا یہ خیال ہے کہ وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے اور تجھ سے بغض رکھتا ہے، لیکن اس کے سب اسانید ضعیف ہیں جن سے حجت نہیں پکڑی جاسکتی۔

ایک اور حدیث:

عبدالرزاق نے بیان کیا ہے کہ ثوری نے عن الاعمش عن عدی بن ثابت عن زر بن حبیش ہمیں بتایا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا۔ اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو پیدا کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت کی کہ مومن آپ سے محبت کرے گا اور منافق آپ سے بغض رکھے گا، اور احمد نے اسے ابن عمیر اور وکیع سے بحوالہ اعمش روایت کیا ہے نیز اسے ابو معاویہ، محمد بن فضیل، عبد اللہ بن داؤد الحر بنی، عبید اللہ بن موسیٰ، محاضر بن المورع اور یحییٰ بن عیسیٰ الرطبی نے بحوالہ اعمش روایت کیا ہے اور مسلم نے اسے اپنی صحیح میں بحوالہ سعد روایت کیا ہے اور غسان بن حسان نے اسے عن شعبہ عن عدی بن ثابت عن علی روایت کیا ہے اور اسے بیان کیا ہے نیز اسے کئی طرق سے بھی روایت کیا گیا ہے اور یہ حدیث جسے ہم نے بیان کیا ہے یہی ان میں سے صحیح ہے۔ واللہ اعلم

امام احمدؒ نے بیان کیا ہے کہ عثمان بن ابی شیبہ نے ہم سے بیان کیا کہ محمد بن فضیل نے بحوالہ عبید اللہ بن عبد الرحمن ابی نصر ہم سے بیان کیا کہ مساور الحمیری نے اپنے باپ کے حوالے سے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بیان کرتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت علیؓ سے کہتے سنا کہ مومن آپ سے بغض نہیں رکھے گا اور منافق آپ سے محبت نہیں کرے گا، اور اس طریق کے علاوہ بھی اسے حضرت ام سلمہؓ سے دوسرے الفاظ کے ساتھ روایت کیا گیا ہے اور وہ صحیح نہیں اور ابن عقدہ نے بحوالہ حسن بن علی بن بزیع ہم سے بیان کیا کہ عمرو بن ابراہیم نے ہم سے بیان کیا کہ سوار بن مصعب نے عن الحکم عن یحییٰ الحر از عن عبد اللہ بن مسعود ہم سے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس شخص کا یہ خیال ہے کہ وہ مجھ پر اور جو کچھ میں لایا ہوں اس پر ایمان لایا ہے اور وہ

Visit Our Blog

علامہ ابن اثیر نے اپنی کتاب 'تاریخ الکامل' میں امام حسن اور معاویہ کے درمیان صلح کی شرائط نقل کیں ہیں جن میں سے ایک یہ بھی تھے کہ معاویہ، جس نے علی بن ابی طالب پر مساجد کے منبروں سے سب و شتم کا سلسلہ شروع کیا ہوا تھا، اسے بند کیا جائے۔ علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں:

وكان الذي طلب الحسن من معاوية أن يعطيه ما في بيت مال الكوفة، ومبلغه خمسة آلاف ألف، وخراج دار ابجر د من فارس وأن لا يشتم علياً، فلم يجبه إلى الكف عن شتم علي، فطلب أن لا يشتم وهو يسمع، فأجابه إلى ذلك ثم لم يف له به أيضاً، وأما خراج دار ابجر د فإن أهل البصرة منعه منه وقالوا: هو فيئنا لا نعطيه أحداً، وكان منعهم بأمر معاوية أيضاً

حسن نے معاویہ سے جو امور طلب کئے تھے وہ یہ تھے کہ کوفے کے بیت المال کی تمام رقم جسکی مقدار پچاس لاکھ تھی اور فارس کے دار لاجرد کا خراج انہیں دیا جائے اور یہ کہ علی ابن ابی طالب پر سب و شتم نہ کیا جائے۔ معاویہ نے سب و شتم سے باز رہنے کو منظور نہیں کیا۔ اس پر حسن نے پھر طلب کیا کہ ان کو ایسے وقت میں سب و شتم نہ کیا کریں

Shia Ahle Haq Hain

جب حسن اس کو سن سکتے ہوں۔ اس بات کو معاویہ نے قبول کیا لیکن بعد میں یہ شرط بھی پوری نہ کی۔ باقی رہا دارالابجر کا خراج تو اسے اہل بصرہ نے یہ کہہ کر روک لیا کہ وہ ہمارے مال غنیمت میں سے ہے اور وہ ہم کسی کو نہ دیں گے۔
انہوں نے اس میں بھی معاویہ کے حکم سے ہی رکاوٹ ڈالی۔

تاریخ الکامل (عربی)، ج 3 ص 272

تاریخ الکامل (اردو)، ج 2 ص 23 (عثمانیہ اکیڈمی، حیدرآباد، انڈیا)

الكامل في التلخيص

للإمام العلامة عمده المؤرخين أبو الحسن علي بن أبي الكرم
محمد بن محمد بن عبد الكريم بن عبد الوليد الشيباني
المعروف بابن الأثير الجزري الملقب بغير الدين
للتوفيق سنة ٦٣٠ هـ

من سنة ٣٠ لغاية سنة ٦٤ للهجرة

تحقيق

أبي الفداء عبد الله القاسبي

المجلد الثالث

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

Shia Ahle Haq Hain

سنة ٤١

٢٧٢

أحدوثة معاوية وتكذب أحدوثة أبيك. فقال له الحسن: أسكت أنا أعلم بالأمر منك. فلما انتهى كتاب الحسن إلى معاوية أمسكه، وكان قد أرسل عبد الله بن عامر، وعبد الرحمن بن سمرة بن حبيب بن عبد شمس إلى الحسن قبل وصول الكتاب ومعهما صحيفة بيضاء مختوم على أسفلها. وكتب إليه أن أشرط في هذه الصحيفة التي ختمت أسفلها ما شئت فهو لك. فلما أتت الصحيفة إلى الحسن اشترط أضعاف الشروط التي سأل معاوية قبل ذلك وأمسكها عنده، فلما سلم الحسن الأمر إلى معاوية طلب أن يعطيه الشروط التي في الصحيفة التي ختم عليها معاوية فأبى ذلك معاوية وقال له: قد أعطيتك ما كنت تطلب، فلما اصطلحا قام الحسن في أهل العراق فقال: «يا أهل العراق: إنه سخي بنفسي عنكم ثلاث: قتلكم أبي، وطعنكم إياي، وأنتهائكم متاعي».

وكان الذي طلب الحسن من معاوية أن يعطيه ما في بيت مال الكوفة ومبلغه خمسة آلاف ألف^(١)، وخراج «دارابجرد» من فارس، وأن لا يُشتم علياً. فلم يجبه إلى الكف عن شتم علي، فطلب أن لا يُشتم وهو يسمع فأجابه إلى ذلك ثم لم يقبل له به أيضاً.

وأما خراج دارابجرد فإن أهل البصرة منعه منه وقالوا: هو فيئنا لا نعطيه أحداً وكان منعهم بأمر معاوية أيضاً، وتسلم معاوية الأمر لخمس بقين من ربيع الأول من هذه السنة، وقيل في ربيع الآخر وقيل: في جمادى الأولى.

وقيل: إنما سلم الحسن الأمر إلى معاوية لأنه لما راسله معاوية في تسليم الخلافة إليه خطب الناس فحمد الله وأثنى عليه وقال: «إنا والله ما يثنينا عن أهل الشام شك ولا ندم وإنما كنا نقاتل أهل الشام بالسلامة والصبر فشيبت السلامة بالعداوة والصبر بالجزع، وكنتم في مسيركم إلى صفين ودينكم أمام دنياكم وأصبحتم اليوم ودينكم أمام دينكم، ألا وقد أصبحتم بين قتيلين قتيل بصفين تبكون له وقتيل بالنهر وان تطلبون بثأره، وأما الباقي فخاذل، وأما الباقي فثائر. ألا وإن معاوية دعانا لأمر ليس فيه عز ولا

(١) ليعلم أن الحسن رضي الله لم يطلب ذلك لنفسه، ولكن علم أن بني أمية يحرمون من نصر علياً رضي الله عنه وقتلوا معه فاشترط ذلك ليمدهم به وهو تصرف في غاية الذكاء.

Shia Ahle Haq Hain

اسی تاریخی حقیقت کو کئی سنی علماء نے اپنی کتابوں میں جگہ دی ہے۔ جیسے امام الذہبی اپنی کتاب 'العبر فی خبر من غیر' میں صلح کی شرائط نقل کرتے ہیں:

ثم كتب إلى معاوية على أن يسلم إليه بيت المال وأن لا يسب علياً بحضرته وأن يحمل إليه خراج فسا ودار ابجد كل سنة
پھر حسن نے معاویہ کو لکھا کہ (کوفہ کا) بیت المال ان کے حوالے کیا جائے اور علی پر سب نہ کیا جائے اور دارا لبحر دکا ٹیکس ہر سال انہیں دیا جائے۔ العبر فی خبر من غیر، ج 1

ص 18، باب: 37 ہجری

علامہ اسمعیل بن ابوالفداء اپنی 'تاریخ ابوالفداء' جلد 1، ص 648 پر لکھتے ہیں:

وكان الذي طلبه الحسن أن يعطيه ما في بيت مال الكوفة
وخراج دارا بجد من فارس وأن لا يسب علياً فلم يجبه إلى
الكف عن سب علي فطلب الحسن أن لا يشتم علياً وهو يسمع
فأجابه إلى ذلك ثم لم يف له به

الحسن کی شرائط یہ تھیں: کوفہ کے بیت المال ان کے حوالے کیا جائے، دارا لبحر دکا
اخراج انہیں دیا جائے اور علی کو گالیاں نہیں دی جائیں۔ معاویہ نے علی کو گالیاں دینے
کی شرط ماننے سے انکار کیا جس پر الحسن نے کہا کہ علی کو اس وقت گالیاں نہ دی جائیں
جب وہ اسے سن سکتے ہوں جس کو معاویہ نے مان لیا لیکن اس شرط کو پورا نہ کیا۔

تاریخ ابوالفداء، جلد 1، ص 648

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

اہل سنت کے نامور امام جن کی شیعہ دشمنی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں یعنی امام ابن کثیر اپنی کتاب 'البدایہ والنہایہ' میں لکھتے ہیں:

فاشترط أن يأخذ من بيت مال الكوفة خمسة آلاف ألف درهم، وأن يكون خراج دار أبجد له، وأن لا يسب علي وهو يسمع [الحسن] نے یہ شرائط رکھیں کہ کوفہ کے بیت المال سے پچاس لاکھ درہم کا خراج انہیں [اور انکی فوج] کے حوالے رکھا جائے اور دار ابجد کا خراج بھی انہیں کو ملے اور یہ کہ علی ابن ابی طالب پر سب نہ کیا جائے جبکہ حسن اسے سن سکتے ہوں۔

البدایہ والنہایہ، ج 8 ص 17

اہل سنت کے ایک اور پیشوا علامہ ابن خلدون جن کے ناصبیت سے قربت کا اعتراف دیوبند مذہب کے مفتی نظام الدین شامزئی نے بھی کیا ہے، اپنی کتاب 'تاریخ ابن خلدون' میں تحریر کرتے ہیں:

فكتب إلى معاوية يذكر له النزول عن الأمر على أن يعطيه ما في بيت المال بالكوفة و مبلغه خمسة آلاف ألف و يعطيه خراج دار ابجد من فارس و ألا يشتم عليا و هو يسمع
یعنی حسن نے معاویہ کو منصب خلافت سے اترنے کے عوض شرائط یوں تحریر کیں کہ کوفہ کے بیت المال جس کی مالیت پچاس لاکھ تھی ان کے حوالے کیا جائے، دار ابجد کی ٹیکس کی آمدنی سے ان کو حصہ دیا جائے اور علی کو گالیاں نہیں دی جائیں جبکہ وہ اسے

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

سن سکتے ہوں۔

تاریخ ابن خلدون، ج 2 ص 648

امام ابن جریر طبری بھی یہ روایت نقل کرتے ہیں:

وقد كان صالح الحسن معاوية على أن جعل له ما في بيت
ماله وخرج دارا بجرد على ألا يشتم علي وهو يسمع فأخذ ما
في بيت ماله

الحسن نے معاویہ سے ان شرائط پر صلح کر لی تھی کہ بیت المال میں جو کچھ بھی ہے وہ
حسن کے حوالے کیا جائے اور دار البجرد کا اخراج بھی اور علی کو اس وقت گالیاں نہ دی
جائیں جب وہ اسے سن سکتے ہوں

تاریخ طبری

امام طبری نے یہ روایت عوانہ بن الحکم الکبی (متوفی 147 ھ) سے لی ہے۔ عوانہ نے
معاویہ ابن ابی سفیان اور بنی امیہ پر دو تاریخی کتابیں لکھی تھیں۔ عوانہ کے متعلق امام،
ذہبی کہتے ہیں کہ عوانہ روایات بیان کرنے میں صدوق ہیں (سیر اعلام النبلاء جلد 7 صفحہ
201)۔ امام عجل نے عوانہ کو اپنی کتاب 'معارف الثقات' جلد 2، صفحہ 196 میں شامل
کیا ہے۔ علامہ یاقوت حموی (متوفی 626 ھ) اپنی کتاب 'معجم الادباء' جلد 2 صفحہ 232
میں کہتے ہیں کہ 'کان عالمًا بالأخبار والآثار ثقة' یعنی عوانہ تاریخ اور روایات کے عالم ہیں

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

اور ثقہ ہیں۔ مزید عبد اللہ بن جعفر کا قول نقل کرتے ہیں کہ عوانہ بن الحکم کوفہ میں تاریخ اور فتوحات کے علماء میں سے ہیں اور شاعری و فصاحت میں کافی علم رکھتے ہیں، ان کا ایک بھائی تھا، انہوں نے ظرافت بھری روایات بیان کی ہیں، وہ موثق تھے۔ قاضی ابو بکر العربی (متوفی 468ھ) کی مشہور کتاب 'العواصم من القواصم' صفحہ 189 کے حاشیہ میں علامہ محب الدین خطیب (متوفی 1389ھ) عوانہ کے متعلق لکھتے ہیں: 'اکبر شیوخ المدائنی' یعنی المدائنی کے بلند پایا شیوخ میں سے تھے۔ صفدی (متوفی 764ھ) نے عوانہ کو صدوق قرار دیا ہے۔

ابن عساکر نے 'تاریخ دمشق' میں امام حسن اور معاویہ کے درمیان صلح کی شرائط مندرجہ ذیل سند سے نقل کرتے ہیں:

اخبرنا أبو بكر محمد بن عبد الباقي أنا الحسن بن علي أنا محمد بن العباس أنا احمد بن معروف نا الحسين بن محمد بن سعد أنا أبو عبيد عن مجالد عن الشعبي وعن يونس بن أبي إسحاق عن أبيه وعن أبي السفر وغيرهم ----- ولا يسب علي وهو يسمع وان يحمل إليه خراج فسا)

3(ودار ابجد) 4(من ارض فارس كل عام

ابو بکر بن محمد بن عبد الباقي نے روایت کی الحسن بن علی انہوں نے محمد بن العباس سے انہوں نے احمد بن معروف سے انہوں نے حسین بن محمد انہوں نے محمد بن سعد سے

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

انہوں نے ابو عبید سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے شعبی سے اور یونس بن ابی اسحاق سے انہوں نے اپنے والد سے اور ابی السفر وغیرہ سے کہ۔۔۔ علی کو گالیاں نہ دی جائیں جب وہ اسے سن سکتے ہوں اور فارس کے دارا الجبردا اور فسا کا ہے سال کا اخراج۔۔۔۔۔ یہاں ہم ابن عساکر کی بیان کردہ سند پر کچھ بحث کر لیں۔ علم الرجال سے واقف لوگ جان سکتے ہیں کہ مندرجہ بالا سند میں بعض جگہ 'اور' کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس سند کی دراصل تین طریق ہیں، یعنی:

- 1۔ ابو بکر بن محمد بن عبد الباقی نے روایت کی الحسن بن علی انہوں نے محمد بن العباس سے انہوں نے احمد بن معروف سے انہوں نے حسین بن محمد انہوں نے محمد بن سعد سے انہوں نے ابو عبید سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے شعبی سے۔
- 2۔ ابو بکر بن محمد بن عبد الباقی نے روایت کی الحسن بن علی انہوں نے محمد بن العباس سے انہوں نے احمد بن معروف سے انہوں نے حسین بن محمد انہوں نے محمد بن سعد سے انہوں نے ابو عبید یونس بن ابی اسحاق سے انہوں نے اپنے والد سے۔
- 3۔ ابو بکر بن محمد بن عبد الباقی نے روایت کی الحسن بن علی انہوں نے محمد بن العباس سے انہوں نے احمد بن معروف سے انہوں نے حسین بن محمد انہوں نے محمد بن سعد سے

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

سے انہوں نے ابو عبید سے انہوں نے ابی السفر وغیرہ سے۔

مندرجہ بالا تین طریقوں میں سے دوسری طریق نہایت معتبر ہے:

1۔ ابو بکر محمد بن عبد الباقی: ابن جوزی نے کہا 'ثقة' (سیر اعلام النبلاء، ج 36 ص 392

(جبکہ امام ذہبی نے کہا 'عادل' (سیر اعلام النبلاء، ج 20 ص 23)۔

2۔ حسن بن علی الجواہری: بغدادی نے کہا 'ثقة' (تاریخ بغداد، ج 7 ص 404) جبکہ ذہبی

نے کہا 'صدوق' (سیر اعلام النبلاء، ج 18 ص 68)

3۔ محمد بن العباس الخزاز: البغدادی 'ثقة' (تاریخ بغداد، ج 3 ص 337) اور ذہبی نے بھی

کہا 'ثقة' (سیر اعلام النبلاء، ج 16 ص 409)

4۔ احمد بن معروف بن بشر: البغدادی 'ثقة' (تاریخ بغداد، ج 5 ص 368) جبکہ ذہبی نے

بھی کہا 'ثقة' (تاریخ اسلام، ج 24 ص 103)

5۔ الحسین بن محمد بن عبد الرحمان: البغدادی نے کہا 'ثقة' (تاریخ بغداد، ج 8 ص 91

الذہبی نے کہا 'بڑے حافظ' (تذکرہ الحفاظ، ج 2 ص 680) اور یہ بھی کہا کہ وہ

روایت کرنے میں بہت سخت یعنی محتاط تھے (تاریخ اسلام، ج 21 ص 164)

6۔ محمد بن سعد (مصنف الطبقات الکبیر): البغدادی نے کہا کہ ہمارے نزدیک وہ عادل

لوگوں میں سے ہیں اور روایت کرنے میں سچے ہیں۔) (تاریخ بغداد، ج 2 ص 366) جبکہ

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

- امام ذہبی نے کہا 'حافظ، علامہ، حجت' (سیر اعلام النبلاء، ج 10 ص 664)۔
- 7۔ محمد بن عبید: ابن حجر العسقلانی نے کہا 'ثقة' (تقریب التہذیب، ج 2 ص 110) (جبکہ ذہبی نے بھی کہا 'ثقة' (تذکرہ الحفاظ، ج 1 ص 333)۔
- 8۔ یونس بن ابی اسحاق: ابن حجر العسقلانی نے کہا 'صدوق' (تقریب التہذیب، ج 2 ص 348) (جبکہ ذہبی نے بھی کہا 'صدوق' (الکاشف، ج 2 ص 348)۔
- 9۔ ابی اسحاق الشیبی: ابن حجر العسقلانی نے کہا 'ثقة' (تقریب التہذیب، ج 1 ص 739) (جبکہ ذہبی نے کہا 'ثقة حجت' (سیر اعلام النبلاء، ج 5 ص 394)۔ ہمیں اس بات کا علم نہیں کہ یہ دانستہ ہے کہ غیر دانستہ لیکن تاریخ ابن عساکر کی جس کاپی پر ہم نے انحصار کیا ہے اس کی سند میں دو روایوں کے نام آپس میں مل گئے ہیں یعنی 'الحسن بن محمد بن سعد' جبکہ دراصل یہ دو مختلف لوگ ہیں یعنی الحسن بن محمد اور پھر محمد بن سعد جو کہ اہل سنت کے امام اور مشہور کتاب 'الطبقات الکبیر' کے مصنف بھی ہیں۔
- امام ذہبی نے کتاب 'سیر اعلام النبلاء' ج 3 ص 263 جبکہ امام جمال الدین المزنی نے اپنی کتاب 'تہذیب الکمال' ج 6 ص 246 ترجمہ نمبر 1248 میں یہی روایت محمد بن سعد سے مختلف طریق سے نقل کی ہیں۔
- تحریف کیس:

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

ان تینوں علماء ابن عساکر، الذہبی اور جمال الدین مزی اور ان کی اسناد کا ذکر اس لیے ہے کہ ان تینوں نے یہ روایات اپنے سے پہلے آنے والے مشہور عالم امام محمد بن سعد سے نقل کی ہیں لیکن آج چھپنے والی محمد بن سعد کی کتاب 'الطبقات الکبیر' میں ہمیں یہ روایات نظر نہیں آتی ہیں اور تعصب میں مبتلا لوگوں نے ان علماء کی کتب میں منمائی تحریف شروع کر رکھی ہے اور یہ سنت بنی اسرائیل میں مبتلا ہیں کہ جب انہوں نے اپنی کتابوں سے اُن تمام چیزوں کی تحریف کر دی جو ان کی خواہشات اور خود ساختہ عقائد کے خلاف تھیں۔

صلاح الحسن کی شرائط اسی طرح اور علماء نے بھی لکھی ہیں جیسے شیخ زین الدین عمر بن الوردی نے تاریخ ابن الوردی، ج 1 ص 201 اور علامہ صلاح الدین خلیل نے الوافی بالوافیات، ج 12 ص 68 میں۔

معاویہ کے گورنروں کا کھلے عام علی ابن ابی طالب پر سب و شتم کرنا

ثبوت نمبر: 9

علامہ اسماعیل بن ابوالفدا نقل کرتے ہیں:

Visit Our Blog

Shia Ahle Haq Hain

وكان معاوية وعماله يدعون لعثمان في الخطبة يوم الجمعة
ويسبون علياً ويقعون فيه
معاوية اور اسکے گورنر جمعے کے خطبوں میں عثمان کی تعریف کرتے تھے اور علی کو گالیاں
دیتے تھے۔

تاریخ ابوالفداء، جلد 1، صفحہ 120

سلفی / وہابی / اہل حدیث حضرات کے ٹاپ کے امام ابن تیمیہ اپنی کتاب منہاج السنہ،
جلد 6، صفحہ 201 پر لکھتے ہیں:

وقد كان من شيعة عثمان من يسب علياً ويحجر بذكر علي المنابر
عثمان کے شیعہ [طرفدار] کھلے عام مسجدوں کے منبروں سے علی کو گالیاں دیتے تھے۔

ثبوت نمبر 10: مروان بن حکم کا علی ابن ابی طالب پر سب و شتم کرنا

مروان بن الحکم نے معاویہ کے حکم سے عید کی نماز میں بدعت جاری کر کے خطبے میں
علی بن ابی طالب کو برا کہنا شروع کر دیا۔

صحیح مسلم کی روایت ملاحظہ ہو

186 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، ح
وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ،

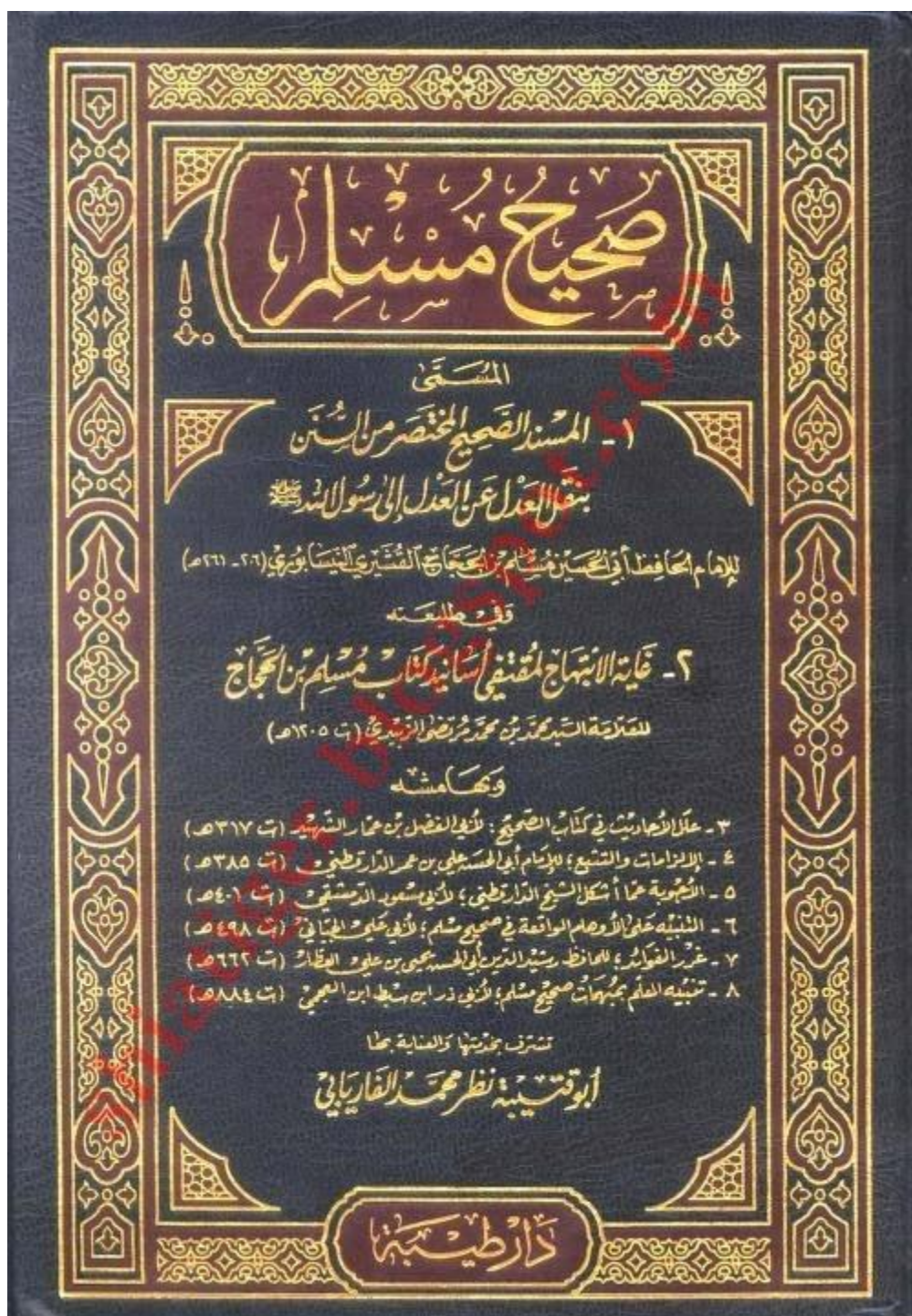
[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

كِلَاهُمَا عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، - وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ - فَقَالَ الصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ . فَقَالَ قَدْ تَرِكَ مَا هُنَالِكَ . فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ” مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ ” .

طارق بن شہاب کہتے ہیں: یہ مروان بن الحکم تھا جس نے سب سے پہلے خطبے کو عید کی نماز پر مقدم کرنے کی بدعت جاری کی۔ ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: 'نماز خطبے سے پہلے ہونی چاہیے'۔ اس پر مروان نے کہا: 'یہ چیز ترک ہو چکی ہے'۔ اس پر ابو سعید نے فرمایا: 'اس شخص [مروان] نے وہی کچھ کیا ہے جو فرض اس کے ذمے لگایا گیا تھا۔۔۔۔۔۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان

Shia Ahle Haq Hain



Visit Our Blog

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ^(۱) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِجَارِهِ (أَوْ قَالَ: لِأَخِيهِ) مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ». [خ ۱۳]

(۱۸) باب بیان تحریم ایذاء الجار

۷۳- (۴۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَاقِهِ».

(۱۹) باب الحث على إكرام الجار والضيف، ولزوم الصمت إلا من الخير، وكون ذلك كله من الإيمان

۷۴- (۴۷) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَنَّنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ». [خ ۶۱۳۸، ۶۴۳۸]

۷۵- (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

(۱) في (خ) «عن أنس بن مالك».

«مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ». [خ ۵۱۸۵، ۶۰۱۸، ۶۱۳۶]

۷۶- (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي حَصِينٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ».

۷۷- (۴۸) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ: ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْخَزَاعِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ». [خ ۶۰۱۹، ۶۱۳۵، ۶۴۷۶]

(۲۰) باب بيان كون النهي عن المنكر من الإيمان، وأن الإيمان يزيد وينقص، وأن الأمر بالمعروف، والنهي عن المنكر واجبان

۷۸- (۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ. وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ، يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ. فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ. فَقَالَ: الصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ؟ فَقَالَ: قَدْ تَرَكَ مَا هُنَالِكَ.

فَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةٌ خَرْدَلٍ.

قَالَ أَبُو رَافِعٍ: فَحَدَّثْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَأَنْكَرَهُ عَلَيَّ. فَقَدِمَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَتَزَلَّ بِقَنَاءَةٍ. فَاسْتَنْبَعَنِي إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَعُوذُهُ. فَاَنْطَلَقْتُ مَعَهُ. فَلَمَّا جَلَسْنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثْتُهُ ابْنُ عُمَرَ. قَالَ صَالِحٌ: وَقَدْ تُحَدِّثُ بِنَحْوِ حَدَّثْتَ ذَلِكَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ.

(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ الْفَضْلِ الْخَطْمِيُّ. عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا كَانَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ كَانَ لَهُ حَوَارِيُّونَ يَهْتَدُونَ بِهَدْيِهِ وَيَسْتَنُونَ بِسُنَّتِهِ» مِثْلَ حَدِيثِ صَالِحٍ. وَلَمْ يَذْكُرْ قُدُومَ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَاجْتِمَاعَ ابْنِ عُمَرَ مَعَهُ.

(٢١) باب تفاضل أهل الإيمان فيه،

ورجحان أهل اليمن فيه

٨١- (٥١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ. ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي. ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ. حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ. كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ. ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، وَالْفَقُّ لَه. حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا يَرْوِي عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ. قَالَ: أَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: «أَلَا إِنَّ الْإِيمَانَ هَهُنَا. وَإِنَّ النِّسْوَةَ وَغِلْظَ الْقُلُوبِ فِي

فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ. وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ».

٧٩- (...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ. حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ. حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ. وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي قِصَّةِ مَرْوَانَ، وَحَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ.

٨٠- (٥٠) حَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ، وَ أَبُو بَكْرٍ ابْنُ النَّضْرِ، وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، وَالْفَقُّ لَعَبْدٍ. قَالُوا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ. قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ الْحَارِثِ ^(١) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُسَوَّرِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي، إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ. ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ، يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ. فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ

(١) قال أحمد بن حنبل في مسائل أبي داود (ص: ٤١٨): وذكر هذا الحديث: الحارث بن فضيل ليس بمحفوظ الحديث، وهذا كلام لا يشبه كلام ابن مسعود، ابن مسعود يقول: قال رسول الله ﷺ: «اصبروا حتى تلقوني»، نقله الجياني في تقييد المهمل (٣/ ٧٧٦).

Shia Ahle Haq Hain

نوٹ: اس وقت معاویہ ابن ابی سفیان خلیفہ تھا اور اُس نے مروان بن الحکم کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا تھا اور یہ مکروہ بدعت و ضلالت معاویہ ابن ابی سفیان کے حکم سے مروان نے شروع کی تھی۔

ہم صحیح بخاری میں پڑھتے ہیں: ابو سعید خدری کہتے ہیں:۔۔۔۔ جب عید کی نماز کا وقت ہوا تو مروان نے چاہا کہ وہ منبر پر چڑھ کر نماز سے قبل خطبہ دے۔ اس پر میں نے اُسے کپڑوں سے پکڑ لیا، لیکن اُس نے اپنے کپڑے جھٹکے سے چھڑا لیے اور منبر پر چڑھ کر اس نے خطبہ دیا۔ میں نے مروان سے کہا: اللہ کی قسم تم نے رسول (ص) کی سنت تبدیل کر دی ہے۔ اس پر مروان نے جواب دیا: وہ دن گئے جن کا تم ذکر کر رہے ہو۔ اس پر میں نے کہا کہ میں جو کچھ جانتا ہوں وہ اس سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا۔ اس پر مروان نے جواب دیا: لوگ عید کی نماز کے بعد خطبہ سننے کے لیے نہیں بیٹھتے لہذا میں خطبہ عید کی نماز سے پہلے ادا کر لیتا ہوں۔ صحیح بخاری (انگریزی)، کتاب 15، حدیث 76

[Visit Our Blog](#)

[Shia Ahle Haq Hain](#)



SAHIH BUKHARI

Translator: M. Muhsin Khan

About the author:

Sahih Bukhari is a collection of sayings and deeds of Prophet Muhammad (pbuh), also known as the sunnah. The reports of the Prophet's sayings and deeds are called ahadith. Bukhari lived a couple of centuries after the Prophet's death and worked extremely hard to collect his ahadith. Each report in his collection was checked for compatibility with the Qur'an, and the veracity of the chain of reporters had to be painstakingly established. Bukhari's collection is recognized by the overwhelming majority of the Muslim world to be one of the most authentic collections of the Sunnah of the Prophet (pbuh).

Bukhari (full name Abu Abdullah Muhammad bin Ismail bin Ibrahim bin al-Mughira al-Ja'fai) was born in 194 A.H. and died in 256 A.H. His collection of hadith is considered second to none. He spent sixteen years compiling it, and ended up with 2,602 hadith (9,082 with repetition). His criteria for acceptance into the collection were amongst the most stringent of all the scholars of ahadith.

It is important to realize, however, that Bukhari's collection is not complete: there are other scholars who worked as Bukhari did and collected other authentic reports.

Document Information:

1st edition

Edited by: Muktā'il al-Almānī

Created: 2009-10-02 17:41:54

Last modified: 2009-10-11 23:46:24

Version: 0910112546244624-21

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

Volume 2, Book 15, Number 76:

Narrated Abu Sa'id Al-Khudri:

The Prophet used to proceed to the Musalla on the days of Id-ul-Fitr and Id-ul-Adha; the first thing to begin with was the prayer and after that he would stand in front of the people and the people would keep sitting in their rows. Then he would preach to them, advise them and give them orders, (i.e. Khusba). And after that if he wished to send an army for an expedition, he would do so; or if he wanted to give an order, he would do so, and then depart. The people followed this tradition till I went out with Marwan, the Governor of Medina, for the prayer of Id-ul-Adha or Id-ul-Fitr.

When we reached the Musalla, there was a pulpit made by Kathir bin Az-Salt. Marwan wanted to get up on that pulpit before the prayer. I got hold of his clothes but he pulled them and ascended the pulpit and delivered the Khusba before the prayer. I said to him, "By Allah, you have changed (the Prophet's tradition)." He replied, "O Abu Sa'id! Gone is that which you know." I said, "By Allah! What I know is better than what I do not know." Marwan said, "People do not sit to listen to our Khusba after the prayer, so I delivered the Khusba before the prayer."

Volume 2, Book 15, Number 77:

Narrated 'Abdullah bin Umar:

Allah's Apostle used to offer the prayer of Id-ul-Adha and Id-ul-Fitr and then deliver the Khusba after the prayer.

Volume 2, Book 15, Number 78:

Narrated Ibn Jurayj:

'Ata' said, "Jabir bin 'Abdullah said, 'The Prophet went out on the Day of Id-ul-Fitr and offered the prayer before delivering the Khusba. Ata told me that during the early days of Ibn Az-Zubair, Ibn Abbas had sent a message to him telling him that the Adhan for the Id Prayer was never pronounced (in the life time of Allah's Apostle) and the Khusba used to be delivered after the prayer. Ata told me that Ibn Abbas and Jabir bin 'Abdullah, had said, 'where was no Adhan for the prayer of Id-ul-Fitr and Id-ul-Aqha.' 'Ata' said, 'I heard Jabir bin 'Abdullah saying, 'The Prophet stood up and started with the prayer, and after it he delivered the Khusba. When the Prophet of Allah (p.b.s.h) finished (the Khusba), he went to the women and preached to them, while he was leaning on Bilal's hand. Bilal was spreading his garment and the ladies were putting alms in it.' I said to Ata, 'Do you think it incumbent upon an Imam to go to the women and preach to them after finishing the prayer and Khusba?' 'Ata' said, 'No doubt it is incumbent on Imams to do so, and why should they not do so?'"

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا وجہ تھی کہ صحابہ و تابعین عید کی نماز کے بعد خطبے کے لیے نہیں بیٹھتے تھے؟ کیا وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت بھول گئے تھے؟ تو اس

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

کا جواب یہ ہے کہ صحابہ و تابعین اس لیے مروان کے خطبے میں نہیں بیٹھتے تھے کیونکہ خطبے میں علی ابن ابی طالب اور اہلبیت علیہم السلام پر سب و شتم کیا جاتا تھا۔ دیوبند کے امام محمد انور شاہ کشمیری صحیح بخاری کی شرح، فیض الباری شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں:

ثم إن من السنة تقديم الصلاة على الخطبة. وإنما قَدَّمَهَا مروانُ على الصلاةِ لأنه كان يَسُبُّ عليًّا رضي الله عنه

سنت نبوی یہ ہے کہ نماز کو خطبے سے پہلے ادا کیا جائے، لیکن مروان بن الحکم نے خطبے کو نماز پر پہلے جاری کر دیا کیونکہ وہ خطبے میں علی (رض) کو برا بھلا کہتے تھے۔

فیض الباری شرح صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 722، روایت: 954، کتاب العیدین

امام شافعی اپنی کتاب 'الام' ج 1 ص 392 میں لکھتے ہیں: امام شافعی کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن

یزید الخطمی کا قول ہے کہ رسول اللہ (ص)، ابو بکر، عمر اور عثمان خطبہ سے قبل نماز ادا

کرتے تھے حتیٰ کہ معاویہ آئے اور انہوں نے خطبہ کو نماز سے قبل کر دیا

ابن کثیر کتاب البدایہ والنہایہ میں لکھتے ہیں:

ومروان كان أكبر الأسباب في حصار عثمان لأنه زور على لسانه كتاباً إلى مصر بقتل أولئك الوفد، ولما كان متولياً على

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

المدينة لمعاوية كان يسب علياً كل جمعة على المنبر . وقال له الحسن بن علي : لقد لعن الله أباك الحكم وأنت في صلبه على لسان نبيه فقال : لعن الله الحكم وما ولد والله أعلم .

جب مروان مدینے کا گورنر تھا تو وہ علی ابن ابی طالب پر ہر جمعے کی نماز کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر مبارک پر چڑھ کر سب (برا کہنا، گالیاں دینا) کیا کرتا تھا۔

البدایہ والنہایہ، ج 8 ص 285

حافظ جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء، صفحہ 199 پر اسی چیز کا ذکر عمیر ابن اسحق سے کیا ہے کہ: عمیر ابن اسحق سے مروی ہے کہ مروان ہم پر امیر تھا اور وہ علی ابن ابی طالب پر ہر جمعہ کی نماز کے بعد منبر رسول (ص) سے سب کرتا تھا جبکہ حسن اسے سن رہے ہوتے تھے لیکن کوئی جواب نہ دیتے تھے۔ اور امام الذہبی تاریخ الاسلام، جلد دوم، صفحہ 288 پر یہی بات لکھ رہے ہیں: مروان بن الحكم ہر جمعے کے خطبے کے بعد علی ابن ابی طالب پر سب کیا کرتا تھا۔ اور مروان کی اس سنت کو اسکے خاندان والوں نے جاری رکھا، جیسا کہ صحیح مسلم میں ہم پڑھتے ہیں

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

6382 حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي، حَازِمٍ عَنْ — — سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ اسْتَعْمَلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَأَمَرَهُ — — أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا قَالَ فَأَبَى سَهْلٌ فَقَالَ لَهُ أَمَّا إِذَا أَبَيْتَ فَقُلْ لَعَنَ اللَّهُ َ أَبَا التُّرَابِ . فَقَالَ سَهْلٌ مَا كَانَ — — لِعَلِيِّ اسْمٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا . فَقَالَ لَهُ أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ َ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ ” أَئِنَّ ابْنَ عَمِّكَ ” . فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَعَاظَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ َ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ ” انْظُرْ أَئِنَّ هُوَ ” . فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ َ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ . فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ َ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِذَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ َ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ ” قُمْ أَبَا التُّرَابِ قُمْ أَبَا التُّرَابِ ”

سہل روایت کرتے ہیں کہ مدینہ میں مروان کے خاندان میں سے ایک شخص حاکم ہوا اور اس نے سہل کو بلایا اور حکم دیا [فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا] کہ وہ علی ابن ابی طالب کو گالی دے۔ سہل نے انکار کیا۔ اس پر وہ حاکم بولا کہ اگر تو گالی دینے سے انکار کرتا ہے تو

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

کہہ لعنت ہو اللہ کی ابو تراب پر۔۔۔۔۔

علامہ ابن حجر مکی الھیشمی نے اپنی مشہور شیعہ مخالف کتاب 'السوائق المحرقہ' میں یہ صحیح روایت نقل کرتے ہیں: بزاز کی روایت میں ہے کہ اللہ نے حکم [والد مروان] اور اسکے بیٹے پر لعنت کی لسان نبوی کے ذریعے سے۔ اور ثقہ راویوں کی سند کے ساتھ مروی ہے کہ جب مروان کو مدینے کا گورنر بنایا گیا تو وہ منبر پر ہر جمعے میں علی ابن ابی طالب پر سب و شتم کرتا تھا۔ پھر اسکے بعد حضرت سعید بن عاص گورنر بنے تو وہ علی پر سب نہیں کرتے تھے۔ پھر مروان کو دوبارہ گورنر بنایا گیا تو اس نے پھر سب و شتم شروع کر دیا۔ حضرت حسن کو اس بات کا علم تھا لیکن آپ خاموش رہتے تھے اور مسجد نبوی میں عین اقامت کے وقت ہی داخل ہوتے تھے لیکن مروان اس پر بھی راضی نہ ہوا یہاں تک کہ اس نے حضرت حسن کے گھر میں اپنی کے ذریعے ان کو اور حضرت علی کو گالیاں دلوا بھیجیں۔ ان لفویات میں سے ایک یہ بات بھی تھی کہ 'تیری مثال میرے نزدیک خچر کی سی ہے کہ جب اس سے پوچھا جائے کہ تیرا باپ کون ہے تو وہ کہے کہ میری ماں گھوڑی ہے۔' حضرت حسن نے یہ سن کر قاصد سے کہا کہ تو اسکے پاس جا اور اُس سے کہہ دے کہ خدا

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

کی قسم میں تجھے گالی دے کر تیرا گناہ کم نہیں کرنا چاہتا۔ میری اور تیری ملاقات اللہ کے یہاں ہوگی۔ اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔ اللہ نے میرے نانا جان (ص) کو جو شرف بخشا ہے وہ اس سے بلند و برتر ہے کہ میری مثال نجر کی سی ہو۔ اپنی نکلا تو جناب حسین سے اسکی ملاقات ہوگئی اور انہیں بھی اس نے گالیوں کے متعلق بتایا۔

حضرت حسین نے اسے پہلے تو دھمکی دی کہ خبردار جو تم نے میری بات بھی مروان تک نہ پہنچائی اور پھر فرمایا کہ: 'اے مروان تو ذرا اپنے باپ اور اسکی قوم کی حیثیت پر بھی غور کر۔ تیرا مجھ سے کیا سروکار، تو اپنے کندھوں پر اپنے اس لڑکے کو اٹھاتا ہے جس پر رسول اللہ (ص) نے لعنت کی ہے'۔۔۔۔۔ اور عمدہ سند کے ساتھ یہ بھی مروی ہے کہ مروان نے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تو وہ ہے جس کے بارے میں قرآن میں یہ آیت اتری: 'جس نے کہا اپنے والدین سے کہ تم پر اُف ہے۔'۔۔۔۔۔

عبدالرحمن کہنے لگے: 'تو نے جھوٹ کہا، بلکہ رسول اللہ (ص) نے تیرے والد پر لعنت کی تھی'۔

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

نوٹ: مروان کی بدزبانی کا یہ پورا واقعہ علاوہ دیگر مورخین کے امام جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں بھی نقل کیا ہے اور متعدد دوسرے علماء نے اس کو بیان کا ہے۔

سوال: مروان کافر کیوں نہیں بنا جبکہ وہ صحابہ علی ابن ابی طالب، حسن و حسین کو گالیاں دیتا تھا؟

معاویہ و بنی امیہ کے حامی نواصب اب یہ بتائیں کہ کیا علی ابن ابی طالب صحابی نہ تھے؟ کیا حسن و حسین علیہم السلام صحابی رسول نہ تھے؟ کیا دختر رسول، سیدۃ النساء العالمین، بتول و زہراء، جگر گوشہ رسول صحابیہ نہ تھیں کہ انہیں معاذ اللہ معاذ اللہ یہ مروان بن حکم (لعین ابن لعین) اس طرح گالیاں دے؟

آپ کو ان نواصب کا مکروہ چہرہ دیکھنا ہے تو دیکھئے مولانا ظفر احمد عثمانی کی کتاب 'برات عثمان' (صفحہ 44 42) مکتبہ صدیقیہ، اٹک، پاکستان (جو کہ سپاہ صحابہ - کی ویب سائٹ پر بھی موجود ہے، جس میں یہ مروان بن حکم کو کافر کہنے کے بجائے 'رضی اللہ عنہ' اور

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

‘فقیہ مدینہ’ کہہ رہے ہیں اور اس سے مروی روایات انکی کتابوں میں بھری ہوئی ہیں۔ تو بجائے مروان کو کافر بنانے کے انہوں نے اسے نہ صرف ‘رضی اللہ عنہ’ بنالیا بلکہ اپنا خلیفہ اور ‘امیر المومنین’ بنادیا۔ یہاں قارئین کی معلومات کے لئے سوال ہے کہ کیا آپ کو علم ہے کہ صحابی طلحہ کو کس نے قتل کیا تھا؟ آپ کو حیرت ہوگی کہ طلحہ کو تیر مار کر ہلاک کرنے والا کوئی اور شخص نہیں بلکہ یہی مروان بن حکم ہے۔ یقین نہیں آتا ہے کہ پھر بھی یہ لوگ اسے ‘امیر المومنین’ بنائے بیٹھے ہیں۔ یہ اللہ کی ان پر لعنت ہے جو یہ اپنے ہی کبار صحابہ کے قاتلوں کو ‘رضی اللہ عنہ’ اور اپنا خلیفہ و امیر المومنین بنائے بیٹھے ہیں۔ اہل سنت کی معتبر کتب میں یحییٰ ابن سعید سے روایت ہے: جب طلحہ نے میدان جنگ سے پسپا ہونا شروع کیا تو اس وقت طلحہ کے لشکر کی صفوں میں مروان بن حکم بھی موجود تھا۔ مروان بن حکم اور بنی امیہ، طلحہ کو عثمان کا قاتل سمجھتے تھے۔ مروان نے طلحہ پر ایک تیر کھینچ کر چلایا، جس سے وہ بری طرح زخمی ہو گیا۔ پھر اس نے ابان (جو عثمان کا بیٹا تھا) سے کہا: میں نے تمہیں تمہارے باپ کے ایک قاتل سے نجات دلادی ہے۔’

طلحہ کو بصرہ میں ایک اجڑے ہوئے گھر میں منتقل کر دیا گیا جہاں اس کا انتقال

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

ہوا۔

سنی حوالے :

1. طبقات ابن سعد، ج 3، ص 159
2. ابن حجر عسقلانی، الاصابہ، ج 3، ص 532
3. تاریخ ابن اثیر، ج 3، ص 244
4. اسد الغابہ، ج 3، ص 87
5. ابن عبد البر، الاستیعاب، ج 2، ص 766

ثبوت نمبر 11: مغیرہ بن شعبہ کا علی ابن ابی طالب پر سب و شتم

مغیرہ بن شعبہ، جو معاویہ ابن ابی سفیان کا ایک اور گورنر تھا، وہ بھی علی ابن ابی طالب کو معاویہ ابن ابی سفیان کے حکم سے گالیاں دیا کرتا تھا اور لعنت بھیجتا تھا۔
تاریخ کامل، جلد 3، صفحہ 234: معاویہ ابن ابی سفیان نے مغیرہ کو بطور گورنر نامزد کیا اور

Visit Our Blog

Shia Ahle Haq Hain

کہا: 'میں نے تمہاری نامزدگی اپنی عقل کے مطابق کی ہے، تو اب تم مجھے ان شرائط پر بیعت دو کہ تم اس روایت کو جاری رکھو گے کہ تم علی کی بے عزتی اور لعن کرو گے اور حضرت عثمان کی تعریف کرو گے'۔ مغیرہ کچھ عرصے کوفہ کا گورنر رہا اور اس دوران وہ علی ابن ابی طالب کی بدگوئی کرتا تھا اور ان پر لعنت کرتا تھا۔ اور ابن کثیر البدایہ والنہایہ جلد 8، صفحہ 50 پر لکھتے ہیں:

قال : قال سلمان لاجر : يا ابن أم حجر لو تقطعت أعضاؤك ما بلغت الإيمان، وكان إذ كان المغيرة بن شعبة على الكوفة إذا ذكر علياً في خطبته يتنقصه بعد مدح عثمان وشيعته فيغضب حجر هذا ويظهر الإنكار عليه .

جب مغیرہ بن شعبہ کوفہ کا والی تھا تو وہ خطبے میں عثمان اور ان کے ساتھیوں کی مدح کے بعد علی ابن ابی طالب کی تنقیض کرتا تھا۔ اس پر حضرت حجر غضب ناک ہو کر احتجاج کرتے تھے۔

البدایہ والنہایہ جلد 8، صفحہ 50

مسند احمد بن حنبل، جلد 4، حدیث 18485، اول مسند الکوفین، حدیث زید بن ارقم:
حدثنا محمد بن بشر حدثنا مسعر عن الحجاج مولى بني ثعلبة

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

عن قطبة بن مالك عم زياد بن علاقة قال نال المغيرة بن شعبه
من علي فقال زيد بن أرقم قد علمت أن رسول الله صلى الله
عليه وسلم كان ينهى عن سب الموتى فلم تسب عليا وقد مات

زيد بن علاقہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں: مغیرہ بن الشعبہ نے علی ابن ابی طالب کو
گالیاں دیں تو اس پر زید بن ارقم کھڑے ہو گئے اور کہا: تمہیں علم ہے کہ رسول (ص)
نے مردہ لوگوں کو گالیاں دینے سے منع کیا ہے، تو پھر تم علی ابن ابی طالب پر کیوں سب
کر رہے ہو جب کہ وہ وفات پا چکے ہیں؟۔

مسند احمد بن حنبل، جلد 4، حدیث 18485

یہ صحیح روایت ہے اور اسے حاکم اور پھر الذہبی نے صحیح قرار دیا ہے۔ اور شیخ شعب
الارنؤوط نے مسند احمد کے حاشیہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔ حتیٰ کہ شیخ البانی نے بھی
اسے 'سلسلہ احادیث صحیحہ' ج 5 ص 520 حدیث 2397 میں صحیح قرار دیا ہے اور کہا
ہے کہ یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح روایت ہے۔

ثبوت نمبر 12: بسر بن ارطاط کا علی ابن ابی طالب پر سب و شتم

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

امام ابن جریر طبری علی ابن محمد سے نقل کرتے ہیں: بسر بن ارطات نے بصرہ کے منبر پر کھڑے ہو کر علی ابن ابی طالب کو برا بھلا کہا۔ پھر اُس نے کہا: 'میں خدا کے نام پر پوچھتا ہوں کہ جو جانتا ہے کہ میں سچا ہوں وہ اسکی گواہی دے اور اسی طرح اگر کوئی سمجھتا ہے کہ میں جھوٹا ہوں تو وہ بھی اسکی گواہی دے'۔ اس پر ابو بکرہ نے کہا کہ بخدا ہم سب جانتے ہیں کہ تم جھوٹے ہو۔ اس پر بسر بن ارطات نے حکم دیا کہ ابو بکرہ کو قتل کر دیا جائے۔ اور یہی واقعہ امام ابن اثیر نے تاریخ الکامل جسے تاریخ ابن اثیر کہا جاتا ہے میں یوں نقل کیا ہے:

وكان السبب في ذلك أن الحسن لما صالح معاوية أول سنة إحدى وأربعين وثب حمران بن أبان على البصرة فأخذها وغلب عليها، فبعث إليه معاوية بسر ابن أبي أرطاة وأمره بقتل بني زياد بن أبيه، وكان زياد على فارس قد أرسله إليها علي بن أبي طالب، فلما قدم بسر البصرة خطب على منبرها وشمث عليا ثم قال: نشدت الله رجلا يعلم أنني صادق إلا صدقني أو كاذب إلا كذبنني. فقال أبو بكر: اللهم إنا لا نعلمك إلا كاذبا.

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

قال: فأمر به فخنق \.

جب حضرت حسن نے سن 41 میں معاویہ ابن ابی سفیان سے صلح کی تو حمران ابن ابان نے بصرہ پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ اس پر معاویہ ابن ابی سفیان نے بسر بن ارطات کو وہاں روانہ کیا اور حکم دیا کہ زید بن ابیہ اور اس کی اولاد کو قتل کر دے اور زیاد اس وقت فارس میں تھا کیونکہ علی ابن ابی طالب نے انکو وہاں روانہ کیا تھا۔ بسر بن ارطات نے بصرہ کے منبر پر کھڑے ہو کر علی ابن ابی طالب کو برا بھلا کہا۔ پھر اُس نے کہا: 'میں خدا کے نام پر پوچھتا ہوں کہ جو جانتا ہے کہ میں سچا ہوں وہ اسکی گواہی دے اور اسی طرح اگر کوئی سمجھتا ہے کہ میں جھوٹا ہوں تو وہ بھی اسکی گواہی دے۔ اس پر ابو بکرہ نے کہا بخدا ہم سب جانتے ہیں کہ تم جھوٹے ہو۔ اس پر بسر بن ارطات نے حکم دیا کہ ابو بکرہ کو قتل کر دیا جائے۔

تاریخ الکامل، ج 2 ص 111

ثبوت نمبر 13: زیاد اور کثیر ابن شہاب کا علی ابن ابی طالب پر سب و شتم

Visit Our Blog

Shia Ahle Haq Hain

امام ابن جریر طبری اپنی تاریخ میں نقل کرتے ہیں: پھر معاویہ کا قاصد زیاد کے پاس یہ حکم لے کر پہنچا کہ ان میں سے چھ افراد کو چھوڑ دیا جائے اور آٹھ کو یہ بتاتے ہوئے قتل کر دیا جائے کہ ہمیں حکم ہے کہ تمہارے سامنے علی سے بیزاری اختیار کرنے اور اُن پر لعن کرنے کی شرط رکھی جائے۔ اگر تم اسے قبول کر لو تو ہم تمہیں رہا کر دیں گے اور اگر تم انکار کرتے ہو تو پھر ہم تمہیں قتل کر دیں گے۔ اور کثیر ابن شہاب بھی شہر الری میں منبر سے علی ابن ابی طالب کو گالیاں دیتا تھا۔ علامہ ابن اثیر اپنی کتاب تاریخ کامل میں نقل کرتے ہیں:

ولما ولی المغيرة الكوفة استعمل كثير بن شهاب على الری،
و كان بكثر سب على على منبر الری و بقى عليها الى ان
ولى زياد الكوفة فاقره عليها-----

یعنی جب مغیرہ بن شعبہ کو کوفہ کا گورنر بنایا گیا تو کثیر بن شہاب کو شہر الری کا ولی مقرر کیا گیا۔ اور یہ کثیر ابن شہاب علی ابن ابی طالب کو شہر الری کے مسجد کے منبر سے گالیاں

Shia Ahle Haq Hain

دیتا تھا۔۔ اور زیاد جب بصرہ آیا تو وہ منبر پر کھڑا ہوا اور اس نے خطبہ دیا جس میں علی ابن ابی طالب کو برا بھلا کہا۔

ثبوت نمبر 14: علماء اہل سنت کی گواہیاں

اب تک ہم نے تاریخ وحدیث کی کتابوں سے حقائق نقل کئے۔ اب پیش خدمت ہیں علماء اہل سنت کی گواہیاں جنہوں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ ایک وقت ایسا تھا کہ معاویہ و دیگر بنی امیہ کے حکم پر علی بن ابی طالب اور ان کے دیگر گھروالوں کو گالیاں دی جاتی تھیں۔

شیخ ابوزہرہ مصری کی کتاب تاریخ مذاہب اسلامی سے اقتباس

‘تاریخ مذاہب الاسلام‘ مشہور محقق شیخ ابوزہرہ مصری کی کتاب ہے جسکا اردو ترجمہ

Visit Our Blog

Shia Ahle Haq Hain

‘تاریخ مذاہب اسلامی’ کی نام سے ہو چکا ہے۔ اس کتاب سے ایک اقتباس پیش خدمت ہے: اموی دور حکومت میں حضرت علی کے اعزاز و احترام میں مزید اضافہ کا موجب ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ حضرت معاویہ نے اپنے عہد خلافت میں ایک بدترین سنت کو ایجاد کیا جو ان کے بیٹے اور ان کے بعد آنے والے خلفاء میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ تک جاری رہی۔ وہ سنت قبیحہ یہ تھی کہ خطبہ پڑھنے کے بعد حضرت علی پر لعنت بھیجی جاتی تھی جو صحابہ اُس وقت بقید حیات تھے انہوں نے اسے نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھا اور حضرت معاویہ اور اموی خلفاء کو اس سے منع کیا۔ ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ کو اس مضمون پر مشتمل ایک خط لکھا: ‘جب تم منبر پر کھڑے ہو کر حضرت علی اور ان کے احباب پر لعنت بھیجتے ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اللہ و رسول کو ملعون قرار دیتے ہو۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی کو چاہتے تھے۔’

مصری عالم دین احمد زکی صفوت کی تحقیق

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

سب علی پر احمد زکی صفوت مصر کے مشہور عالم دین ہیں جن کی کتاب کا اردو ترجمہ عبد الصمد 55 پر ہم۔ الاظہری نے کتاب 'عمر ابن عبدالعزیز' کے نام سے کیا ہے۔ اس کے ص 54 پڑھتے ہیں: حضرت علی پر تبر ابازی جناب عمر [ابن عبدالعزیز] نے منبروں پر حضرت علی پر تبر اکہنا ممنوع قرار دیا، امیر معاویہ کی خلافت کے بعد سے تبر اہوتا چلا آ رہا تھا۔ مورخین نے بیان کیا ہے کہ امیر معاویہ نے سن 41 ہجری میں اپنے گورنروں کو لکھا کہ میں اس شخص سے بری الذمہ ہوں جس نے علی یا ان کے گھرانے کے بارے میں کسی قسم کے فضائل بیان کیے۔ لہذا ہر گاؤں اور ہر منبر پر خطیب حضرت علی کو لعن طعن کرنے لگے، ان سے برات کا اظہار کرنے لگے اور ان کے گھرانے کے بارے میں زبان درازی کرنے لگے۔

امیر معاویہ نے تمام اطراف مملکت میں لکھ بھیجا تھا کہ شیعان علی میں سے اور ان کے خاندانوں میں سے کسی شخص کی گواہی کو نہ مانا جائے۔ پھر اسکے بعد ایک اور چٹھی میں لکھا: ”دیکھو جس کسی کے بارے میں یہ معلوم ہو جائے کہ وہ علی اور ان کے اہلبیت سے محبت کرتا ہے اسکا نام دفتر سے خارج کر دو اور اسکا وظیفہ بند کر دو، ایک دوسری چٹھی میں

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

لکھا جس کسی کو ان لوگوں کا دوست پاوا اسکو سخت سزائیں دو اور اسکا گھر ڈھا دو۔

حضرت امیر معاویہ حج کے لیے گئے تو مدینہ بھی گئے۔ انہوں نے چاہا کہ رسول اللہ کے منبر پر کھڑے ہو کر حضرت علی کے بارے میں اپنی اختلافی رائے بیان کریں تو ان سے لوگوں نے کہا، یہاں سعد بن ابی وقاص ہیں، وہ اس بات کو گوارا نہیں کر سکیں گے، پہلے انکے پاس کسی کو بھیج کر انکی رائے دریافت کیجئے۔ معاویہ نے انکے پاس قاصد بھیجا اور اس امر کا تذکرہ کیا۔ تو انہوں نے فرمایا، اگر آپ نے ایسا کیا تو میں مسجد سے نکل جاؤں گا اور دوبارہ مسجد میں قدم نہیں رکھوں گا۔ لہذا معاویہ اس سے باز رہے حتیٰ کہ سن 55 ہجری میں سعد بن ابی وقاص کا انتقال ہو گیا۔ جب انکا انتقال ہو گیا تو معاویہ نے حضرت علی کی منبر [رسول] پر چڑھ کے مذمت کی اور اپنے تمام عمال کو لکھا کہ وہ منبروں پر انکی مذمت کریں۔ چنانچہ انہوں نے حکم کی تعمیل کی۔ حضرت ام سلمہ نے حضرت معاویہ کو لکھا کہ تم اللہ اور رسول کو منبروں پر لعن طعن کرتے ہو کیونکہ تم علی ابن ابی طالب اور انکے دوستوں پر طعن کرتے ہو۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کا رسول ان سے محبت کرتا تھا۔ امیر معاویہ نے انکی بات کی طرف کچھ بھی دھیان نہ دیا۔

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

علامہ عبدالعزیز سید الاہل سنت

انہوں نے بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز پر ایک کتاب 'خلیفہ الزاہد' کے نام سے لکھی ہے۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ مولانا راغب رحمانی نے کیا ہے اور نفیس اکیڈمی کراچی نے اس کو شائع کیا ہے جس کے صفحہ 249 پر ہم پڑھتے ہیں: بدعت معاویہ: اسلامی شہروں میں قابل افسوس و رسوا کن اور حیا سوز ایک بدعت سرایت کر رہی تھی۔ جس نے شہروں کی ناک کاٹ کر رکھ دی تھی۔ پھر یہ بدعت بڑھتے بڑھتے تمام منبروں پر چھا گئی تھی۔ اور تمام کانوں میں بھی گونجنے لگی تھی۔ اور مسجد نبوی میں بھی گھس گئی تھی۔ اور آپ [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] کے منبر پر بھی چڑھ گئی تھی۔ اور ان کا اپنے حکام کو حکم تھا کہ اس بدعت کو جمعہ کے خطبوں میں منبروں پر دہرایا جائے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ جب یہ بات لگاتار لوگوں کے کان کھٹکاتی رہے گی اور ان لوگوں کے دلوں میں ٹھونس جاتی رہے گی تو لوگ ضرور اس سے متاثر ہوں گے اور ان کے دل ہماری طرف جھک جائیں گے۔

Visit Our Blog

Shia Ahle Haq Hain

امام عبدالرحمان العمر والاوزاعی

جو لوگ اسلامی تاریخ کے مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں وہ جانتے ہونگے کہ امام اوزاعی (متوفی 157ھ) کا مقام مذہب اہل سنت میں کیا ہے۔ مختصر یہ کہ ان کا شمار امام ابو حنیفہ جیسے لوگوں میں ہوتا ہے۔ امام ذہبی اپنی کتاب 'سیر اعلام النبلاء' ج 7 ص 130 میں امام زاعی کی گواہی درج کی ہے کہ

سمعت الأوزاعي يقول: ما أخذنا العطاء حتى شهدنا على علي بالنفاق وتبرأنا منه
صدقہ بن عبد اللہ نے کہا کہ میں نے الاوزاعی کو کہتے سنا: "ہمیں تحفے تحائف اس وقت تک نہ ملتے جب تک ہم علی کو منافق نہ کہتے اور ان پر تبراء نہ کرتے" یہ حال تھا بنی امیہ کے حکمرانوں کا کہ علی بن ابی طالب پر لعن طعن ایک سرکاری فعل بنا دیا گیا تھا۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اہل سنت کے مندرجہ بالا امام موصوف بحالت تقیہ صحابی رسول اور خلیفہ راشد علی بن ابی طالب کو گالیاں دیتے تھے یا پھر وہ بھی بے غیرتوں کے ساتھ بیغیرت بن گئے تھے۔ تحفے حاصل کرنے کا ذکر کر کے انہوں نے دوسرے امکان

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

کو روشن کر دیا ہے۔ اور سنی امام اگر علی بن ابی طالب کو گالیاں دے تو پھر بھی امام لیکن اگر شیعہ اس شخص کو لعنت کریں جس نے اہل سنت کے چہتے خلیفہ راشد کو گالیاں دیں یعنی معاویہ، تو شیعہ کافر۔ اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ سپاہ صحابہ کے نواصب کی خون میں شرافت کا کتنا غصہ ہے۔

امام محمد بن عبد الہادی السندی

امام محمد بن عبد الہادی السندی (متوفی 1138ھ) نے سنن ابن ماجہ کی شرح تحریر کی ہے۔ ایک جگہ وہ فرماتے ہیں:

نال معاویۃ من علی ووقع فیہ وسبہ بل أمر سعد ابالسب کما قیل فی مسلم والترمذی
معاویہ نے علی کی بے عزتی کی اور گالیاں دیں بلکہ معاویہ نے سعد کو حکم دیا کہ وہ علی کو
گالیاں دیں، جیسا کہ مسلم اور ترمذی میں درج ہے۔

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

شیخ حسن سقاف

آج کے دور کے سنی عالم دین شیخ حسن سقاف اپنی کتاب 'مسالہ الرویہ' ص 11 میں
تحریر کرتے ہیں:

دوۃ تہننی و تعشق لعن سیدنا علی و شتمہ و ذہ

اموی حکومت نے سیدنا علی پر لعنت کرنا اور ان کو گالیاں دینا اور بے عزتی کرنا منظور کیا۔
اسی جملہ کے حاشیہ میں وہ لکھتے ہیں:

و یکار بعض الجہلۃ المتعصبین وینکر ذلک مع کونہ ثابتاً عن معاویۃ

بعض جاہل اور متعصب لوگ اس بات کے انکاری ہیں حالانکہ معاویہ کے متعلق یہ ثابت
ہے۔

Visit Our Blog

Shia Ahle Haq Hain

مولانا مفتی محمد عبدالحی لکھنوی

شائد ہی کوئی اہل سنت خاص طور پر حنفی ہو جو مفتی محمد عبدالحی لکھنوی کے نام سے واقف نہ ہو۔ برصغیر پاک و ہند میں حنفی مسلک میں یہ ایک نمایاں نام رہا ہے۔ ان کی کتاب، 'نفع المفتی و اسائل مجمع متفرقات المسائل' جسکا اردو ترجمہ مولانا محمد علی لطفی نے کیا ہے، اس کے صفحہ 280 میں ہم پڑھتے ہیں: سوال 268: دوسرے خطبہ میں عام طور پر مروج ہے کہ خطبا کلام الہی کی آیت 'ان اللہ بامرکم بالعدل والاحسان' کی تلاوت کرتے ہیں۔ اس کی اصل کیا ہے؟

جواب: بنی امیہ کی سلاطین دوسرے خطبے میں خلیفہ چہارم پر تعن و تشنیع کرتے تھے۔ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے، وہ ایک دیندار، عابد، زاہد اور متقی امیر تھے، تو انہوں نے اس مروج طریقہ تعن کو منسوخ کر دیا اور اس کی جگہ دوسرے خطبہ میں اس آیت کا پڑھنا مقرر فرمایا۔

المفتی و اسائل مجمع متفرقات المسائل، ص 280

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

امام ابن حزم

امام الحافظ ابن حزم اندلسی اپنی کتاب 'جوامع السیرہ' میں لکھتے ہیں: اس کے بعد خلافت بنی عباس کو منتقل ہوئی۔۔۔ لیکن پھر وہ بھی پہلے کی طرح بادشاہت میں تبدیل ہو گئی۔۔۔ البتہ اس مرتبہ انہوں نے کسی صحابی پر 'سب' نہ کیا برعکس بنی امویہ کے کہ جنہوں نے ان لوگوں کی حمایت کی جو علی بن ابی طالب (رض)، ان پر اور زاہرہ کے پاک فرزندوں پر لعنت کرتے تھے۔

جوامع السیرہ

مختلف ادوار کے اکابر و علمائے دیوبند

دنیا میں بلعموم اور بر صغیر میں بالخصوص، کون ایسا شخص ہو گا جو مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے نام سے واقف نہ ہو۔ وہ دیوبند مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے تھے۔ اپنی مشہور ترین کتاب 'خلافت و ملوکیت' میں وہ فرماتے ہیں: ایک اور نہایت مکروہ بدعت حضرت

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

معاویہ کے دور میں شروع ہوئی کہ وہ خود اور ان کے حکم سے ان کے تمام گورنر خطبوں میں برسر منبر حضرت علی (رض) پر سب و شتم کی بوچھاڑ کرتے تھے حتیٰ کہ مسجد نبوی میں منبر رسول پر عین روضہ نبی کے سامنے حضور (ص) کے محبوب ترین عزیز کو گالیاں دی جاتیں تھیں اور حضرت علی کی اولاد اور ان کے قریب ترین رشتہ دار اپنے کانوں سے گالیاں سنتے تھے۔

الطبری، ج 4 ص 188

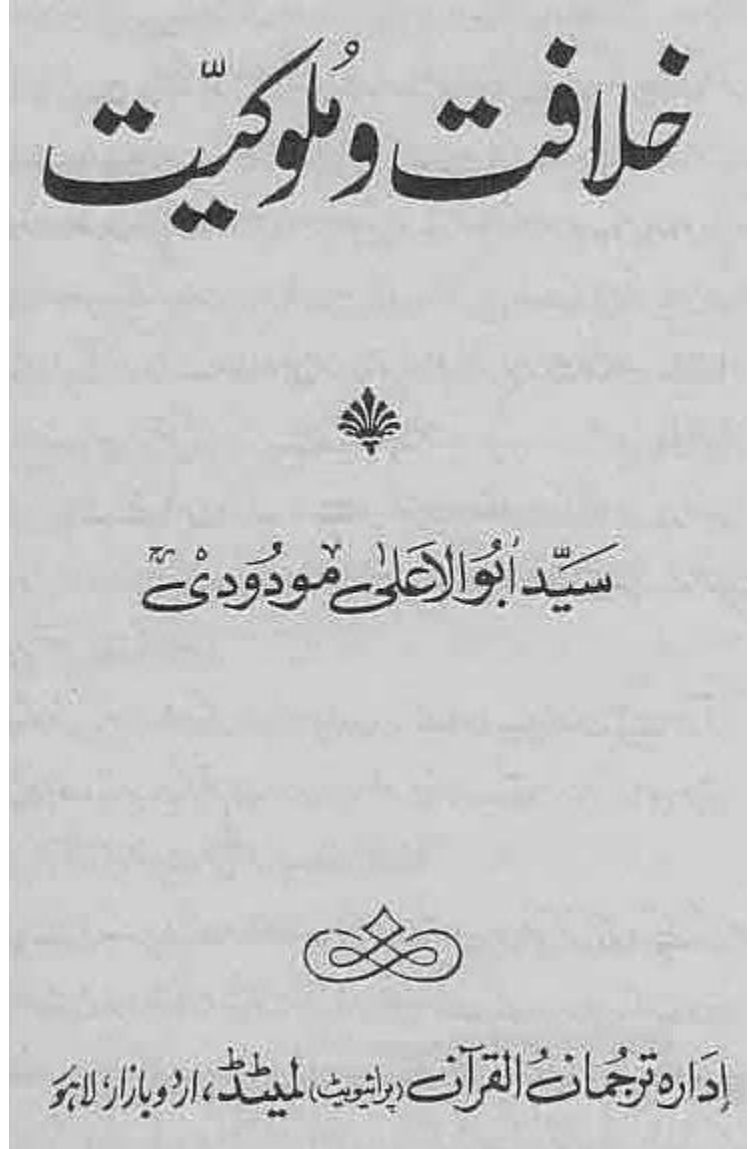
ابن الاثیر، ج 3 ص 234، ج 4 ص 154

البدایہ، ج 8 ص 259، ج 9 ص 80

خلافت و ملوکیت، ص 174 (ادارہ ترجمان القرآن، لاہور)

[Visit Our Blog](#)

[Shia Ahle Haq Hain](#)



[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

۱۷۲

نصف کر دیا اور باقی نصف خبرہ لای شروع کر دی۔

ایک اور نہایت کمزور بدعت حضرت معاویہؓ کے عہد میں یہ شروع ہوئی کہ وہ خود اہل ان کے حکم سے ان کے تمام گور خطبوں میں برسر منبر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر سب و شتم کی بوجھا کر کرتے تھے جیسی کہ مسجد نبوی میں منبر رسول پر عین روزہ نبوی کے سامنے حضورؐ کے محبوب ترین عزیز کو گالیوں دی جاتی تھیں اور حضرت علی کی اولاد ان کے قریب ترین رشتہ دار اپنے کانوں سے یہ گالیاں سنتے تھے۔ کس کے مرنے کے بعد اس کو گالیاں دینا، شریعت تو درکنار انسانی اخلاق کے بھی خلاف تھا اور اس میں طور پر جمعہ کے خطبے کو اس گندگی سے آلودہ کرنا تو دین و اخلاق کے لحاظ سے سخت گناہ و نافرمانی تھا۔ حضرت عمر بن عبد العزیزؓ نے اگر اپنے فائدہ ان کی دوسری فلفلہ روایات کی طرح اس روایت کو بھی بدلا اور خطبہ جمعہ میں سب علی کی جگہ یہ آیت پڑھنی شروع کر دی: اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (محل - ۱۹۰)۔

مال غنیمت کی تقسیم کے معاملہ میں بھی حضرت معاویہؓ نے کتاب اللہ و سنت رسول اللہؐ کے مزید احکام کی خلاف ورزی کی۔ کتاب و سنت کی رو سے پورے مال غنیمت کا پانچواں حصہ میت لال میں داخل ہونا چاہیے اور باقی چار حصے اس فوج میں تقسیم کیے جانے چاہئیں جو لڑائی میں شریک ہوئی ہو۔ لیکن حضرت معاویہؓ نے حکم دیا کہ مال غنیمت میں سے پانچویں حصہ کے لیے الگ نکال لیا جائے، پھر باقی مال شری قاعدے کے مطابق تقسیم کیا جائے۔

شیخ البدایہ والنہایہ ج ۸، ص ۱۳۹ - ابن کثیر کے الفاظ یہ ہیں: وكان معاوية اذل من قصرها الى النصف واخذ النصف لنفسه۔

شیخ الطبری، جلد ۴، ص ۱۸۸ - ابن الاثیر ج ۳، ص ۲۳۳ - ج ۴، ص ۱۵۴ - البدایہ ج ۸، ص ۲۵۹ - ج ۹، ص ۲۸۰

شیخ طہات ابن سعد ج ۲، ص ۲۸ - ۲۹ - الطبری ج ۴، ص ۱۸۴ - اوسیب ج ۱، ص ۱۱۸ -

ابن الاثیر ج ۳، ص ۲۳۳ - البدایہ والنہایہ ج ۸، ص ۲۹۰

Visit Our Blog

Shia Ahle Haq Hain

مودودی کے ان کلمات پر ناصبی انتہا پسند طبقوں میں مخالفت کی لہر دوڑ گئی اور انہیں گوارا نہ تھا کہ کبھی تاریخی حقائق ملت اسلامی کے سامنے پیش ہوں۔ حالانکہ مولانا مودودی نے اپنی ذاتی رائے پیش نہیں کی بلکہ اہل سنت کی معتبر تاریخ کی کتابوں کا حوالہ کو بنیاد بنایا ہے۔ پھر بھی خلافت و ملوکیت کے جواب میں ایسے نواصب کی طرف سے بہت سی کتابیں لکھی گئیں۔ ان میں دیوبند مذہب کے مفتی اعلیٰ مولانا تقی عثمانی صاحب کی کتاب سب سے زیادہ مشہور ہوئی کیونکہ انہوں نے بہت چالاکی سے مواد کو یوں پیش کیا کہ جس سے تاریخی حقائق مٹنے لگے۔

اس لیے جواب میں جماعت اسلامی کے ریٹائرڈ جسٹس ملک غلام علی صاحب کو جواب دے کر تاریخی حقائق پھر سے واضح کرنے پڑے اور انہی جوابات کو بعد میں کتابی شکل میں پیش کیا گیا اور اس کا نام 'خلافت و ملوکیت پر اعتراضات کا تجزیہ' رکھا گیا۔ اسی طرح مولانا مودودی کے دفاع میں ایک کتاب 'خلافت و ملوکیت اور علمائے اہل سنت' جناب ابو خالد محمد اسلم نے بھی تحریر کی۔ اس میں وہ نامور اکابرین دیوبند کے بیانات نقل کرتے ہیں:

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

شاہ اسماعیل شہید (رح)۔

مولانا اشرف علی تھانوی (رح)۔

مولانا اشرف علی تھانوی، حکایات الاولیاء میں شاہ اسماعیل شہید (رح) کے لکھنؤ میں کئے گئے ایک وعظ کیا ذکر کرتے ہیں جس میں ان کا ایک مکالمہ ایک شیعہ سبحان خان سے ہوا : ”شاہ شہید (رح) نے سبحان خان سے پوچھا: ”کیا حضرت علی کے دربار میں حضرت معاویہ پر تبراہو تا تھا؟ اُس نے کہا ”نہیں، حضرت علی کا دربار ہجو گوئی سے پاک تھا۔“ پھر پوچھا کہ حضرت معاویہ کے یہاں حضرت علی پر تبراہو تا تھا؟ کہا کہ بیشک ہوتا تھا۔ اس پر مولانا شہید نے فرمایا، اہل سنت الحمد للہ حضرت علی کے مقلد ہیں اور روافض حضرت معاویہ کے۔“ (حکایات الاولیاء، ص 164)

اس مکالمہ سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ شاہ اسماعیل شہید (رح) اور مولانا اشرف علی تھانوی اس امر واقعہ سے متفق ہیں کہ حضرت معاویہ کے دربار میں حضرت علی (رض) کے خلاف تبراہو بازی ہوتی تھی۔ اب اگر کوئی شخص ہٹ دھرمی کا ثبوت دے اور سب علی (رض) کا امر واقعہ کا سرے سے انکار کر دے اور اس سلسلے میں وارد

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

روایات، اقوال اور تحریروں کو خرافات اور بکو اس قرار دینے سے بھی اجتناب نہ کرے
تو اس کا علاج ”جواب جاہلاں باشد خاموشی“ کے سوا کیا ہو سکتا ہے لیکن اسے نوٹ کر لینا
چاہئے کہ اس بد زبانی اور گالیوں کی زد میں کون کون سے بزرگ ہستیاں آرہی ہیں۔

قاضی زین العابدین سجاد میر ٹھی

قاضی زین العابدین سجاد میر ٹھی تاریخ ملت میں لکھتے ہیں: ”عمر بن عبدالعزیز کی
اصلاحات کے سلسلے میں سب سے بڑی اصلاح جو ان کے نامہ اعمال میں سنہری حروف
سے ثبت ہے، حضرت علی (رض) کی شان میں بد گوئی کا انسداد ہے۔ عرصہ سے یہ
دستور چلا آرہا تھا کہ خلفاء بنی امیہ اور ان کے عمال خطبوں میں حضرت علی (رض) پر
لعن طعن کیا کرتے تھے۔۔۔ مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ نے عمال کے نام حکم
جاری فرمایا کہ خطبوں سے حضرت علی (رض) پر لعن طعن کو خارج کر دیا جائے اور اس
کی بجائے یہ آیت کریمہ پڑھی جائے۔۔۔“ (تاریخ ملت، حصہ سوم، ص 264)

Visit Our Blog

Shia Ahle Haq Hain

مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی

مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی ”تاریخ الاسلام“ میں تحریر فرماتے ہیں:

یک متش و بس رپ (ضر) یلع تر ضح ر بنم رس رب س یم ے نامز ے نپا ے ن هیوا عم ر یما
مز موم رسم جاری کی تھی۔ اور ان کے تمام عمال اس رسم کو ادا کرتے تھے۔ مغیرہ بن
شعبہ بڑی خوبیوں کے بزرگ تھے لیکن امیر معاویہ کی تقلید میں یہ بھی اس مز موم
بدعت سے نہ بچ سکے۔

(تاریخ الاسلام، حصہ اول و دوم، ص 13 اور 14)

عباسی و بخاری صاحبان فرمائیں کہ گزشتہ صفحات میں جن اکابر علماء کی آراء سب
علی (رض) کے سلسلہ میں پیش ہوئی ہیں وہ علمائے اہل سنت ہیں یا کہ نہیں؟ اگر یہ سب
حضرات مسلمہ علمائے اہل سنت ہیں تو ان کے خلاف رائے رکھنے والے کو کیا حق ہے کہ
وہ اپنے آپ کو اہل سنت میں شمار کرے۔ اس کے لئے مناسب راستہ یہ ہے کہ وہ اپنے
طبعی رجحان کے مطابق یزیدیت اور ناصبیت کا علم سنبھال لے اور لوگوں کو اپنی جدت

[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

فکر سے محفوظ کرے۔ خلافت و ملوکیت اور علمائے اہل سنت، ص 122 120 (مکتبہ اہل سنت، گجرانوالہ)



[Visit Our Blog](#)

Shia Ahle Haq Hain

۱۲۰

نہیں وہاں حدیثوں کی تدوین بنو امیہ کے زمانہ میں ہوئی۔ جنہوں
نے پورے نوے برس تک سندھ سے ایشیا تک کو چاک اور
اندلس تک مساجد جامع میں آلِ عالمہ کی توہین کی اور جمعہ میں
سرمنبر علیؑ پر لعن کہا دیا۔ سینکڑوں ہزاروں حدیثیں امیر معاویہ
وغیرہ کے فضائل میں بنوائیں عبادیوں کے زمانہ میں ایک ایک
فتنیہ کے نام بنام پیش گوئیاں حدیثوں میں داخل ہوئیں لیکن
نتیجہ کیا ہوا۔ عین اسی زمانہ میں محدثین نے علانیہ منادی کر دی کہ
یہ سب جھوٹی روایتیں ہیں۔“

(سیرت النبیؐ حصہ اول ص ۶۶-۶۷)

یہیچے مؤرخ اسلام مولانا شبلی نعمانی بھی وہی بات فرماتے ہیں کہ (مخلفہ)
بنو امیہ نے پورے نوے برس عالم اسلام میں جامع مساجد میں آلِ
عالمہ کی توہین کی اور جمعہ میں سرمنبر (حضرت) علیؑ پر لعن کہا دیا۔

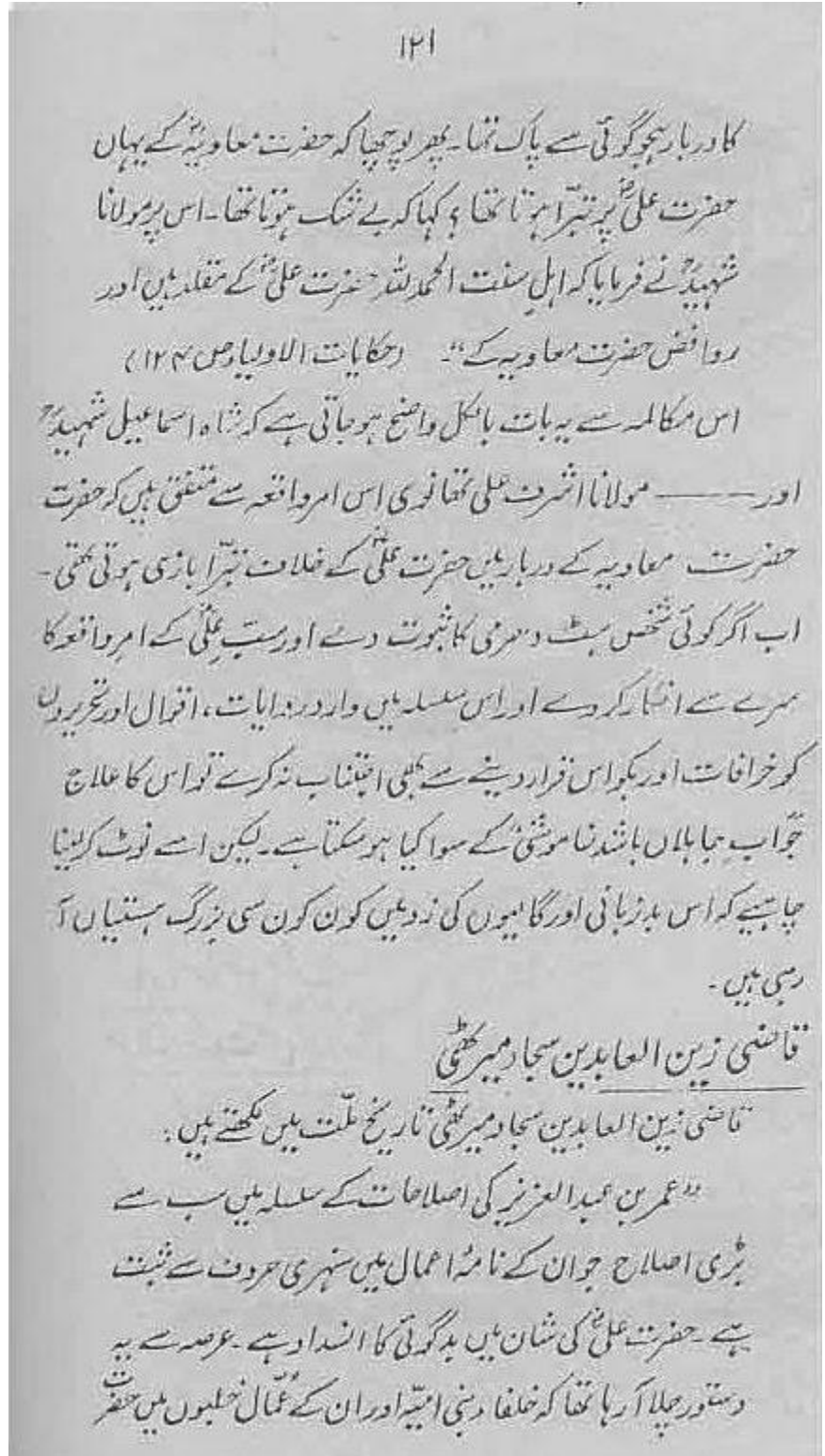
شہداء اسماعیل شہیدؑ

مولانا اشرف علی تھانویؒ

مولانا اشرف علی تھانویؒ، حکایات الاولیاء میں شہداء اسماعیل شہیدؑ کے
لکھنؤ میں کیے گئے ایک وعظ کا ذکر کرتے ہیں جس میں ان کا ایک کلام ایک
شیعہ سبحان خاں سے ہوا:

”شہداء شہیدؑ نے سبحان خاں سے پوچھا ”کیا حضرت علیؑ کے دربار
میں امیر معاویہؓ پر تبرائے ہوتا تھا؟“ اُس نے کہا ”نہیں۔ حضرت علیؑ“

Shia Ahle Haq Hain



Shia Ahle Haq Hain

۱۲۲

علیؑ پر لعن طعن کیا کرتے تھے ۔۔۔۔۔ مسند
خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ نے حال کے نام حکم جاری فرمایا کہ
خطیبوں سے حضرت علیؑ پر لعن طعن کو خارج کر دیا جائے اور اس
کی بجائے یہ آیہ کریمہ پڑھی جائے۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ ..
.. لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ..

مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی

مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی "تاریخ اسلام" میں تحریر فرماتے ہیں:

”امیر معاویہ نے اپنے زمانہ میں برسرِ منبر حضرت علیؓ پرست و شتم کی مذموم رسم جاری کی تھی۔ اور ان کے تمام عمال اس رسم کو ادا کرتے تھے۔ مغیرہ بن شعبہ بڑی خوبیوں کے بزرگ تھے، لیکن امیر معاویہ کی تقلید میں یہ بھی اس مذموم بدعت سے نہ بچ سکے۔“

(تاریخ اسلام صفحہ اول و دوم ص ۱۱۳-۱۱۴)

عباسی و بخاری صاحبان فرماتے ہیں کہ گزشتہ صفحات میں جن اکابر علماء کی آراء سب علی کے سلسلہ میں پیش ہوئی ہیں وہ علمائے اہل سنت ہیں یا کہ نہیں ؟ اگر یہ سب حضرات مسلمہ علمائے اہل سنت ہیں تو ان کے خلاف رائے رکھنے والے کو کیا حق ہے کہ وہ اپنے آپ کو اہل سنت میں شمار کرے۔ اس کے لیے مناسب راستہ یہ ہے کہ وہ اپنے طبعی رجحان کے مطابق یزیدیت اور ناحیبت کا علم منہجاً لے اور لوگوں کو اپنی حدت فکر سے محفوظ رکھے۔

Visit Our Blog